سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

جمعتہ المبارک،22-مارچ 2024

(یوم الجمعہ،11-رمضان المبارک1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد5: شمارہ 3

185

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعتہ المبارک،22۔مارچ2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال24-2023پر عام بحث"

187

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 22-مارچ 2024

(یوم الجمعہ، 11-رمضان المبارک 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٩ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ
وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ١٠
وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ
قَآئِمًا ۚ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ
وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ١١

سورۃ الجُمُعَۃ (آیات نمبر 9 تا 11)

مومنو: جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد یعنی نماز کے لئے جلدی کرو اور خرید و فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (9) پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتے رہو تا کہ نجات پاؤ (10) اور جب یہ لوگ سودا بِکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو اُدھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑے کا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز اللہ کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے (11)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ﷺ میری تو ساری بہار آپ ﷺ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ ﷺ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ ﷺ سے ہے
گناہ گار ہوں آقا ﷺ بڑی ندامت ہے
قسم خُدا کی یہ میرا وقار آپ ﷺ سے ہے
کہاں وہ ارضِ مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا شرف بار بار آپ ﷺ سے ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا کیونکہ آپ اس ایوان کے custodian ہیں۔We are just students ہم تو سیکھ رہے ہیں۔ کافی دنوں سے سوشل میڈیا پر ایک خبر چل رہی ہے کہ "ground to earth" میں نے یہ نہیں پڑھا تھا۔ ہم چونکہ ٹاٹوں والے سکولوں میں پڑھے ہوئے ہیں اور ہمیں اتنا علم نہیں ہے۔ آپ مہربانی کرکے اس کی وضاحت فرمادیں کہ "ground to earth" کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: راناصاحب! میرا خیال ہے کہ یہ slip of tongue ہو گی۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اگر ایسا ہے تو پھر There should have been clarification then.

جناب سپیکر: شاید وہ زمین سے جُڑے ہوئے کہنا چاہ رہے تھے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ "down to earth" ہوتا ہے۔ I am ready to go for a lecture. میں ان کو انگریزی بھی پڑھادوں گا مگر یہ ایسے بیانات نہ دیا کریں اور اگر ان کو انگریزی نہیں آتی تو نہ بولیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ان کے بڑے بھائی ہیں اگر آپ ان کی اصلاح کر دیں گے تو اچھی بات ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I am loyal to my Assembly also.

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ we are not class four students آپ نے آج اجلاس کا وقت صبح 9:00 بجے کا مقرر کیا تھا جبکہ آپ اجلاس تقریباً گیارہ بجے شروع کر رہے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ آپ اجلاس کا وقت ہی گیارہ بجے کا دیا

کریں۔ ہم جیسے لوگ جو time پر آ جاتے ہیں. We suffer a lot میں یہ عرض کروں گا کہ آپ بروقت اجلاس کی proceeding شروع کر دیا کریں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ بالکل درست کہہ رہے ہیں۔ ابھی رانا آفتاب احمد خان نے جو بات کی ہے اس پر بڑا serious concern ہے۔ اسمبلی کا اجلاس بروقت شروع ہونا چاہئے۔ وقت کی پابندی بڑی important چیز ہے۔ میری تمام معزز اراکین سے یہ درخواست ہے کہ the practice of starting late is not a good practice آپ بروقت تشریف لانے کی کوشش کریں۔ مجھے اس بات کا ادراک ہے کہ آپ سب دوستوں کے پاس صبح صبح لوگوں کا رش ہوتا ہے۔ آپ کے حلقہ نیابت کے لوگ آپ کے پاس صبح صبح آتے ہیں۔ But this is as important as addressing the problems of your constituents. I would request all the honorable members کہ وقت کی پابندی کا خیال کریں۔

جناب سپیکر! اب بجٹ پر عام بحث شروع کرنے سے پہلے میں اس ہاؤس کو ایک بڑی achievement کے بارے میں آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری ایک معزز رکن محترمہ سائرہ احمد ہیں۔ She has been bestowed with "Award of Courage" shown in the field of child protection. یہ بڑی commendable چیز ہے۔ I appreciate her on behalf of the House. ان کو United States کی گورنمنٹ نے اور یہاں پاکستان میں ان کی embassy نے ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے یہ award دیا ہے۔ یہ ایک بڑا ایوارڈ ہے جو ان کو اس شعبے میں سخت محنت کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ ہماری حکومت بھی ان شاءاللہ تعالیٰ ان کو مستقبل میں "تمغہ امتیاز" سے نواز رہی ہے۔ .This is a great achievement

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ محترمہ سائرہ احمد اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہو جائیں تاکہ تمام معزز اراکین ان کو خراج تحسین پیش کر سکیں۔

جناب سپیکر: میں معزز رکن محترمہ سائرہ احمد سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہو جائیں کیونکہ معزز اراکین ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون رکن محترمہ سائرہ احمد اپنی نشست کے سامنے کھڑی ہوئیں)

MR SPEAKER: She is Ms Sarah Ahmad. She has done tremendous job in child protection.

(اس مرحلے پر معزز اراکین نے ڈیکس بجا کر محترمہ سائرہ احمد کو خراج تحسین پیش کیا)

عام بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: معزز اراکین! سالانہ بجٹ 24-2023 پر بحث آج دوسرے دن بھی جاری رہے گی اور جو اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور اپنا نام نہیں بھجوا سکے تو وہ اپنا نام تاریخ کے ساتھ سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔ اب میں مولانا الیاس چنیوٹی صاحب سے کہوں گا کہ پہلے وہ بجٹ پر تقریر کر لیں کیونکہ انہیں جلدی جانا ہے۔

جناب محمد الیاس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O الحمد للہ وحدہ الصلاۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ O جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ 24-2023 پر بحث کرنے کی اجازت دی ہے۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو ان نامساعد حالات میں ترقیاتی بجٹ پیش کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں مختلف شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ میں لمبی بات نہیں کروں گا بلکہ صرف اپنے ضلع چنیوٹ کے کچھ احوال آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ چنیوٹ میں سیوریج کے ناقص انتظام کی وجہ سے زمینی پانی خراب ہو چکا ہے۔ چونکہ بجٹ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کا عندیہ دیا گیا ہے تو میری یہ تجویز ہے کہ ہماری ہر یونین کونسل میں ایک ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کیا جائے۔ یہ وہاں کی عوام کا مطالبہ بھی ہے۔ ہماری دس سال کی محنت کے بعد جی۔ سی یونیورسٹی فیصل آباد کا چنیوٹ میں کیمپس منظور ہوا ہے۔ اس کے تین چار فلور بن گئے ہیں لیکن اب funds کی قلت کی وجہ سے یہ منصوبہ تعطل کا شکار ہے تو میری درخواست ہے کہ اس کے لئے مطلوبہ funds جلد از جلد مہیا کئے جائیں۔

جناب سپیکر! نگران سیٹ اپ کے حوالے سے کوئی اعتراف کرے یا نہ کرے میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ ان کے دور میں محکمہ صحت پر بہت زیادہ توجہ دی گئی ہے لیکن ضلع چنیوٹ

کو اس دور میں بھی محروم رکھا گیا ہے۔ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جو کہ زیر تعمیر ہے اس کے funds روک دیئے گئے ہیں۔اسی طریقے سے ڈسٹرکٹ کمپلیکس جس کے اندر جوڈیشری اور دیگر انتظامیہ کے دفاتر تعمیر ہونے ہیں۔ان کے لئے بھی funds کی قلت ہے جس کی وجہ سے یہ تعمیراتی کام تعطل کا شکار ہے۔میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ اس بجٹ میں ہماری جاری سکیموں کو fully funded کیا جائے۔

جناب سپیکر!اس بجٹ میں صحت پر کافی توجہ دی گئی ہے لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع چنیوٹ میں ایک محتاط اندازے کے مطابق تھیلیسیمیا اور ہیموفیلیا کے 4 ہزار بچے مریض ہیں لیکن ہمارے موجودہ ہسپتال میں blood transplant and laboratory tests کا کوئی unit نہیں ہے تو میری گزارش یہ ہوگی کہ موجودہ DHQ, Hospital میں Thalassemia/ Hemophilia کا unit، شعبہء امراض قلب اور شعبہ ہڈی وجوڑ وغیرہ کو فی الفور functional کیا جائے۔

جناب سپیکر!چنیوٹ فیصل آباد روڈ،10 سال تک جس کا نام ہم نے خونی روڈ رکھا ہوا تھا وہ روڈ تعطل کا شکار تھا۔میں اپنی حکومت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس سال کے quarter budget میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ اور اس کے ساتھ ساتھ چنیوٹ سے سرگودھا روڈ کو ADP میں شامل کر لیا گیا ہے میں اُمید کرتا ہوں کہ اب اگر اس پر سنجیدگی سے کام کیا گیا تو ہمارا وہ challenge ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر!فیصل آباد لاہور روڈ کے ساتھ ring road میں سرگودھا لاہور روڈ اور سرگودھا فیصل آباد روڈ والا حصہ تباہی وبربادی کا شکار ہے۔میری درخواست ہوگی کہ اس بجٹ میں اُس کی بھی rehabilitation شامل کی جائے۔

جناب سپیکر!بہت افسوس سے کہوں گا کہ پچھلے پانچ سالوں میں میرا حلقہ پی پی-95جو اُس وقت پی پی-94 تھا اُس میں ایک اینٹ یا ایک پیسا نہیں لگایا گیا تھا جس کی وجہ سے ہمارا اندرونِ شہر تباہی وبربادی کا منظر پیش کرتا ہے تو میں گزارش کروں گا کہ city development کے لئے خصوصی package دیا جائے۔

جناب سپیکر! 2013 کی الیکشن مہم میں میاں شہباز شریف صاحب، جو اُس وقت وزیر اعلیٰ پنجاب تھے، انہوں نے چنیوٹ فیصل آباد روڈ پر میٹرو بس سروس چلانے کا وعدہ کیا تھا جو ابھی تک تعطل کا شکار ہے اور ہمارے ہاں transport کی بڑی قلت ہے اُس کے لئے درخواست ہے کہ اب چونکہ اس بجٹ میں E-Buses کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ تو E-Buses میں سے کچھ حصہ ضلع چنیوٹ کو دیا جائے یا میٹرو بس سروس مہیا کی جائے۔

جناب سپیکر! ایک اور اہم چیز ہے کہ چنیوٹ اور رجوعہ کے مقام پر لوہے کے بہت بڑے ذخائر بر آمد ہوئے تھے پھر وہ منصوبہ ٹھپ ہو گیا۔ میاں شہباز شریف صاحب نے ہائی کورٹ میں تین سال تک وہ مقدمہ لڑ کر اُس کو بحال کروایا تھا اب بین الاقوامی کمپنیاں اُس کو feasible قرار دے چکی ہیں اور اس کو پوری ملکی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا نام دیا جاتا ہے تو یہ بہت بڑا منصوبہ ہے جو ہماری ملکی فلاح و بہبود میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے لیکن افسوس کہ اس بجٹ میں لوہے کے ان ذخائر کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی بلکہ ان ذخائر کا ذکر تک نہیں کیا گیا میں یہ کہوں گا کہ اس منصوبے کو فی الفور شروع کیا جائے بلکہ اس منصوبے کے لئے ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے۔ سیکرٹری معدنیات سے میری ملاقات ہوئی ہے وہ کہتے ہیں کہ اب مزید کسی رپورٹ کی ضرورت نہیں ہے بس عمل کرنے کی ضرورت ہے اس کا tender دیا جائے اور بین الاقوامی کمپنیوں کو بُلا کر ان ذخائر سے اس لوہے کو نکالا جائے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں safe city کا ذکر ہوا، اس سے واقعتاً جرائم میں بڑی کمی آئی ہے اور چوروں، ڈکیتوں جیسے جرائم پیشہ لوگوں کو بروقت پکڑا جا سکتا ہے تو چنیوٹ کا مغربی حصہ دریائے چناب کے کنارے پر واقع ہے اور وہ کچے کا علاقہ ہے تو ہمارے ضلع چنیوٹ کو بھی safe city کے کیمروں سے ضرور بہرہ ور کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ صحافی اور صحافت ہماری ریاست کا چوتھا ستون ہے۔ ہمارے ضلع میں صحافیوں کے لئے کوئی کالونی نہیں ہے تو جیسے پورے صوبے میں مختلف communities کے لئے رہائشی سکیمیں دی گئی ہیں تو چنیوٹ میں بھی یہ سکیم ضرور دی جائے۔

جناب سپیکر! آپ کا بڑا شکریہ کہ آپ نے تحمل سے میری بات سُنی اور سارے حضرات نے بھی بڑے دھیان سے میری بات سُنی۔ میں نے فلسطین کے چُبھتے ہوئے مسئلے پر ایک قرارداد

بھی پیش کی تھی میری درخواست ہے کہ اُس کو ایوان میں جلد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں دوبارہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع عطا فرمایا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ قاضی احمد اکبر!

قاضی احمد اکبر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ آج ہم سب یہاں پر سب سے highest house میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اس ایوان کی respect کے لئے، honorable members کی respect کے لئے اور سیاست دانوں کی respect کے لئے ہم سب کو ایک ہو کر چلنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ جس طریقے سے 40 سال بعد بھٹو صاحب کے گزر جانے کے بعد ایک عدالتی فیصلہ آتا ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ 40 سال پہلے فیصلہ غلط تھا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ آج ہم کوئی ایسی غلطی کریں جس پر پھر ہمیں 40/30 سال بعد دوبارہ regret کرنا پڑے۔ آج سیاست دانوں کو اکٹھے ہونے کی ضرورت ہے اور آج سیاست دانوں کو اکٹھے بیٹھنے کی ضرورت ہے۔ یہ وقت کی ضرورت ہے، یہ اس صوبے کی ضرورت ہے اور یہ اس ملک کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں Law and Economy کا student ہوں اور میں نے بجٹ کے excerpts دیکھے ہیں اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ کسی بھی سرکار کا جو پہلا بجٹ ہوتا ہے وہ سرکار کی priorities اور اُس کی directions کو show کرتا ہے۔ میں نے اس بجٹ میں دو چیزیں بڑی clear cut دیکھی ہیں۔ ایک تو میں نے دیکھا کہ یہ بجٹ bureaucratic jugglery of numbers ہے بالکل اُسی طریقے سے جس طرح 8 اور 9 فروری کی رات کو form 47 میں نمبروں کا ہیر پھیر کیا گیا۔ اُس کے بعد میں دیکھتا ہوں کہ یہ بجٹ optics پر مبنی ہے، optics ہونے چاہئیں۔ یہاں پر وزیر خزانہ صاحب موجود ہیں کسی بجٹ اور کسی بھی سرکار کے لئے optics ضروری ہیں لیکن صرف optics ہی نہیں ہونے چاہئیں اُس کے اندر کچھ ٹھوس اقدام بھی ہونے چاہئیں۔ optics کیسے؟ آپ نے رمضان نگہبان پیکج دیا اُس کے تھیلوں پر بھی آپ نے میاں نواز شریف صاحب کی فوٹو لگا دی، optics۔ کل رات کا واقعہ ہے میرے حلقہ پی پی-1 حضرو میں آٹے کی 600 بوری سپیشل برانچ نے پکڑی ہے۔ میرا حلقہ چونکہ with KP bordering area

ہے تو رمضان نگہبان پیکج کی 600 بوریوں میں سے 300 بوریاں smuggle ہو چکی تھیں اور 300 بوریاں smuggle ہو رہی تھیں جو کہ سپیشل برانچ نے apprehend کیں اور اُن کو روکا۔ آپ تو claim کرتے ہیں کہ ہم تو door to door package پہنچا رہے ہیں۔ یہ وہی package ہے جو رکشے پر load ہوتا ہے، AC فوٹو کھینچواتا ہے، تحصیل دار فوٹو کھینچواتا ہے، گرداور فوٹو کھینچواتا ہے، پٹواری فوٹو کھینچواتا ہے اور وہ رکشا گھوم کر AC کے دفتر کے باہر آ کر دوبارہ کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر یہ KP چلا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اب education کی بات کرتا ہوں کہ اس صوبے میں آپ نے ہزار روپے سے کم per head allocation دی ہے۔ Medical میں 8 سو سے کم per head allocation دی ہے، Youth and Sports کے لئے آپ نے 50 روپے سے کم کی allocation دی ہے۔ پھر Nawaz Sharif IT City, Nawaz Sharif Institute of Cancer Treatment, Nawaz Sharif Institute of Cardiology میں اس حکومت کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں ہمیں یہ سب ادارے چاہئیں لیکن یہ نام کیوں؟ یہ public کا پیسا ہے، یہ trust کا پیسا نہیں ہے، یہ کسی کا ذاتی پیسا نہیں ہے، یہ پنجاب کی عوام کا پیسا ہے۔ یہ پیسا آپ اپنے experts کے نام پر لگائیں کہ آج آپ کے Cardiologists امریکا میں اپنا نام پیدا نہیں کر رہے؟ کیا آپ کے پاس noble laureates نہیں ہیں؟ کیا آپ کے پاس ایوارڈ یافتہ لوگ نہیں ہیں جن کے ناموں پر یہ institutes رکھے جا سکیں۔ خدا کا واسطہ ہے اس کو ایک dynastic پنجاب نہ بنائیں، اس کو پنجاب رہنے دیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد Air Ambulance ہے، ایک اور optic۔ ضرورت ہے، ہونا چاہئے۔ آسٹریلیا میں میرے ساتھ خود ایک واقعہ ہوا تو Air Ambulance میرے پیچھے آئی۔ یہ ہونا چاہئے اور یہ بہت بڑا اقدام ہے لیکن optics کی حد تک نہیں ہونا چاہئے۔ کیا ہمارے پاس Air Ambulance کا infrastructure موجود ہے؟ آج DG Khan میں اگر کوئی emergency ہوتی ہے وہاں helicopter کہاں پر land کرے گا؟ اور اگر اُس کو Services Hospital لے کر آئے گا تو یہاں پر helicopter کہاں land کرے گا؟ اس کے لئے ہمیں 1122 کی طرح ایک مربوط نظام دینا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میرے اپنے حلقہ میں ایسے گیارہ BHUs ہیں جن کی revamping کی ضرورت ہے، جہاں رات کو اگر کسی خاتون کی زچگی کا معاملہ ہو جائے تو زچہ بچہ کی سہولت موجود نہیں ہے۔ میرے دو ایسے BHUs بھی ہیں جن کی چھتیں گری ہوئی ہیں۔ آپ میرے ساتھ چل کر دیکھیں آج بھی وہاں پر ڈاکٹر اور کمپاؤڈر باہر بیٹھ کر چاہے دھوپ ہے، سردی ہے یا بارش ہے وہ مریضوں کو دیکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے دور حکومت میں، میں نے ٹراما سنٹر THQ حضرو میں منظور کروایا تھا۔ اس کی عمارت بن چکی ہے لیکن جب میں نے 24-2023 کا بجٹ دیکھا تو مجھے بڑا افسوس ہوا کہ اس میں مزید کوئی allocation نہیں آئی۔ اس کی بہت پیاری عمارت بنی ہوئی ہے۔ اب ہم نے وہاں اس کا revenue component ڈالنا ہے اور ہمیں آپ کی مہربانی چاہئے تاکہ ہمارے مریض کسی حادثے کے بعد یا heart attack ہونے یا کسی اور وجہ سے وہ حضرو ہسپتال پہنچتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ آپ اٹک DHQ چلے جائیں اور جب وہ وہاں جاتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ آپ راولپنڈی چلے جائیں۔ ہمارے کم از کم پچاس فیصد مریض راستے میں وفات پا جاتے ہیں۔ میری وزیر خزانہ سے درخواست ہو گی کہ اس ٹراما سنٹر کو consider کیا جائے اور اس کو اس بجٹ میں سے حصہ دیا جائے۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس پر پہلے بھی سرکار کا ہی پیسا لگا ہے، میرا ذاتی نہیں لگا بلکہ کسی کا بھی ذاتی پیسا نہیں لگا۔ وہاں سرکار کا پانچ سے سات کروڑ روپیہ لگا ہے۔ اس کا infrastructure بن چکا ہے اب revenue component کے لئے پیسے جاری کئے جائیں تاکہ اس سلسلہ کو بڑھایا جا سکے اور لوگوں کو اس کا فائدہ ہو۔

جناب سپیکر! پھر میں نے اپنے دور حکومت میں ایک E لائبریری اور لرننگ سنٹر وہاں پر بنوائے۔ اس پر بھی آٹھ کروڑ روپیہ لگا۔ اس کا بھی infrastructure مکمل ہے لیکن because lack of funds اس کے revenue component نہیں ہیں۔ یہاں ہمیں یہ یقین دہانی کرائی جائے کہ اس میں کتب، کمپیوٹر اور resource آ جائیں گے تاکہ ہمارا نوجوان اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

جناب سپیکر! مجھے بڑا افسوس ہوا کہ جناب وزیر خزانہ کی تقریر میں ذکر کیا گیا کہ جن لوگوں نے نوجوانوں کے ہاتھوں میں پٹرول بم اور لاٹھیاں پکڑائیں۔ آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے youth کا

سوچا اور آپ نے ان کو لیپ ٹاپ پکڑائے۔ میں یہاں پر اس august House کے سامنے یہ clear کرتا چلوں کہ ہم وہ لوگ ہیں جو یہاں موجود ہیں جو چیمبر کے بائیں طرف موجود ہیں تو ہم پودے لگانے والے لوگ ہیں۔ ہم Billion Tree Tsunami والے لوگ ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہم نے 21 یونیورسٹیاں اور 21 ہسپتال اس صوبہ کو دیئے ہیں۔ وہ موجود ہیں۔(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: No cross talk please. Order in the House.

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! ہم نے نیا پاکستان ہاؤسنگ سکیم دی جس کو آج "اپنی چھت اپنا گھر پروگرام " کے تحت آگے چلایا جا رہا ہے۔ میں نے "اپنی چھت اپنا گھر پروگرام "کو پڑھا ہے۔ یہ exactly نیا پاکستان ہاؤسنگ کی ہی continuation ہے۔ یہ ہونا چاہئے تھا یہ بہت اچھی بات ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں دہشتگرد نہ سمجھیں۔ ہمارے اوپر دہشتگردی اور غداری کی FIRs ہوئیں۔ ہمارا لیڈر جیل میں ہے، ہم لوگوں کو اپنے حلقوں میں جا کر انتخابی مہم چلانے کی اجازت نہیں اس کے باوجود یہ دیکھ لیں کہ ہمارے اراکین غازی ہیں جو یہاں آ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے زیادہ شہداء بھی ہیں جو اس ہاؤس میں نہیں پہنچ سکے کوئی فارم 47 کی گولی سے مارا گیا اور کسی کے کاغذات الیکشن سے پہلے ہی مسترد کر دیئے گئے۔ میں اس august House کے سامنے یہ بات دوبارہ کہنا چاہتا ہوں کہ سیاست دانوں کو ایک ہونا پڑے گا تب ہی یہ پنجاب اور پاکستان پھلے پھولے گا۔ اگر آج آپ استعمال ہوں گے، کل ہم ہوئے ہوں گے، آج آپ ہوں گے اور کل کوئی اور ہو گا ultimately سیاست دان ہی پسے گا اور سیاست دان ہی بے عزت ہو رہا ہو گا۔ خدا کا واسطہ ہے کہ یہاں پر سینئر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یہ اکٹھے ہو جائیں۔ آپ اکٹھے ہو کر چلیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ سیاست دانوں کا وقار بلند ہو گا اور اس ہاؤس کا وقار بلند ہو گا۔ میں اپنے ان مجاہدوں، غازیوں اور اپنے لیڈر عمران خان کی نذر آپ کی اجازت سے ایک شعر کروں گا کہ

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس حال میں جینا مشکل ہے اس حال میں جینا لازم ہے

بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! شکریہ۔ سید عامر علی شاہ صاب!

سید عامر علی شاہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے تاریخی علاقہ اُچ شریف حلقہ پی پی۔250 سے ہے۔ یہ علاقہ سابق حکمرانوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے مسائلستان بن چکا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ اپنی تقریر پڑھ کر نہیں کر سکتے۔

سید عامر علی شاہ: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ صاحب نے قلیل مدت میں بہت اچھی بجٹ تقریر پیش کی۔ لاہور میں نواز شریف کینسر اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور سرگودھا میں state of the art ہسپتال کی تعمیر کی جا رہی ہے۔ میں آپ کو یاد دلاتا چلوں کہ 2017 میں آئل ٹینکر کے ہولناک حادثے میں ہماری تحصیل احمد پور شرقیہ میں برن سنٹر نہ ہونے کی وجہ سے سینکڑوں لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ ہمارے پاس آج سے تین سال قبل THQ لیول کا ہسپتال تو بن چکا تھا لیکن اس میں فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے برن سنٹر اور ہسپتال مکمل نہ ہو سکا۔ میری جناب کے توسط سے گزارش ہے کہ جناب وزیر خزانہ سے کہا جائے کہ ہمارے THQ لیول کا ہسپتال RHC اُچ شریف بن چکا ہے اس کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں اور اسے مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیر خزانہ نے زراعت کے لئے پیسے رکھے ہیں۔ اس میں ہمارا ویژن بہت واضح ہے کہ انہوں نے جدید ٹیکنالوجی اور اعلیٰ معیاری بیج منگوانے کا کہا ہے۔ یہ بہت اچھا اقدام ہے۔ اس پر میں اپنی وزیر اعلیٰ صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمارے کسانوں کا خیال رکھا ہے اور ہماری نمائندگی کا صحیح حق ادا کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح ہمارے منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ آئی ٹی سٹی کا قیام ہو رہا ہے۔ اس میں ہمارے دیہاتوں کے لوگ بھی آئی ٹی سٹی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے لوگوں کی بھی خواہش ہے کہ اس گلوبل دور میں وہ بھی گلوبل طریقے سے earn کریں۔ ہمارے دیہاتوں میں signal weak ہوتے ہیں وہاں پر بھی لوگ کام ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں جیسا کہ یہاں لاہور اور بڑے شہروں میں کیا جائے گا۔ ہمارے دیہات کے بچے بھی آئی ٹی سیکٹر میں اپنا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح وہاں پر تاریخی علاقہ اُچ شریف ہے۔ وہاں تمام چیزوں کا فقدان ہے جسے سابق ادوار میں نظر انداز کیا گیا۔ سابق حکومت میں جو 2018 سے لے کر 2023 تک رہی اس میں ہمارے علاقے کو بالخصوص نظر انداز کیا گیا۔ ہمارا علاقہ انفراسٹرکچر کی سہولیات سے محروم ہے۔

جناب والا! ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے اس بجٹ میں سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لئے فنڈز رکھے ہیں اور ہمارے علاقے کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ہمیں بھی فنڈز میں برابری کا حصہ دیا گیا ہے۔ ہمارے علاقہ کی جو اضلاع کو ملانے والی سڑکیں تھیں انہیں بھی اس بجٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ اس پر بھی میں اپنی وزیر اعلیٰ صاحبہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جنوبی پنجاب کا پورا خیال رکھا ہے اور ہمارے علاقہ کی پوری نمائندگی کی ہے۔

جناب والا! میں آخر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہمارا اُچ شریف ایک تاریخی شہر ہے۔ وہاں پر historical aspects ہیں اور وہاں پر لوگ باہر سے آتے ہیں۔ ہمارے لوگوں کی خواہش ہے کہ ہمیں تحصیل کا درجہ دیا جائے اور ہماری تحصیل احمد پور شرقیہ کو ضلع کا درجہ دیا جائے اور ہمیں بھی برابر کے حقوق جو ضلع بہاولپور میں ہیں وہ میسر آسکیں۔

جناب والا! ہمارے وزیر خزانہ صاحب نے ہر ضلع میں دانش سکولوں کا اعلان کیا ہے۔ ہماری تحصیل احمد پور شرقیہ سے دانش سکول جو بہاولپور ڈسٹرکٹ میں دیا گیا ہے ہم سے تقریباً 170 کلو میٹر کی مسافت پر ہے۔

جناب والا! ہماری تحصیل احمد پور شرقیہ کو ضلع کا درجہ دے کر ہمارے بچوں کو بھی معیاری تعلیم اور اچھی گراؤنڈز کے لئے ایک دانش سکول دیا جائے۔

جناب والا! میں آپ کا بے حد مشکور اور ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں ایک دفعہ پھر وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمارے علاقہ کی بھرپور نمائندگی کی ہے۔ میں انشاء اللہ پُر امید ہوں کہ زراعت پر ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے اپنا جو road map اور منصوبہ دیا ہے اس پر بھرپور طریقے سے عمل کیا جائے گا۔ وہاں پر Agricultural Model Malls بنائے جائیں گے تاکہ ہمارے کسان visit کریں اور انہیں وہاں سے آگاہی مل سکے۔ ہمارے کسانوں کو ان شاء اللہ تعالیٰ سستی کھاد، معیاری بیج اور آسان

اقساط پر سولر پینل مل سکیں۔ ہمارے لئے تمام وہ جو آج کی مشکلات اور وہ جو مسائل ہیں۔ خاص طور پر جو مسائل ہمارے کسانوں کو درپیش ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے ان کی درست نشاندہی کی ہے۔ مجھے ان شاءاللہ امید ہے وزیر اعلیٰ صاحبہ کے vision کے اوپر implement کیا جائے گا اور ہمارے کسانوں کو ان کے حقوق ان کی دہلیز پر ملیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شاہ صاحب! جی جناب ایاز احمد!

جناب ایاز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o ایاک نعبد وایاک نستعین o جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے اس معزز ایوان کے انتہائی قیمتی وقت میں سے مجھے کچھ وقت عنایت کیا ہے۔ جو بجٹ ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے 2024-2023 ہم بدقسمتی سے ایک ایسے غیر آئینی اقدام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اگر میں اس میں غلط ہوں تو آپ میری اصلاح فرمایئے گا۔ ایک ایسا نگران سیٹ اپ جو آئین کے مطابق صرف الیکشن کرانے کے لئے آیا تھا۔ انہوں نے اس کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے الیکشن کیا کروانا تھا بلکہ ایک غیر آئینی مدت تک وہ اس پنجاب پر مسلط رہے۔ ان کے اس دور میں جو کچھ انہوں نے صوبے کے فنڈز کے ساتھ یا ان معاملات کے ساتھ کیا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان سے اس کو ایک آئینی cover دینا یہ صوبے کے ساتھ اور اس صوبے کی عوام کے پیسے کے ساتھ سراسر زیادتی ہو گی۔ آج اس وقت جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ حکومت وقت ایک مشکل ترین معاشی بحران سے گزر رہی ہے۔ آئی ایم ایف کا pressure اور اس کی شرائط یہ سب ہمارے سامنے ہیں لیکن economically ہم جن problems میں ہیں۔ معاشی استحکام کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ اس ملک میں سیاسی استحکام آئے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک سازش کے تحت سیاسی عدم استحکام کی طرف ہمیں دھکیلا گیا ہے۔ اس سیاسی عدم استحکام کی بنیاد ایک ایسے الیکشن سے ہوئی جو اپنے ہونے سے پہلے ہی متنازع ہو گیا اور pre-poll rigging start ہوئی اس میں ہماری تمام top leadership جناب عمران خان ان کی اہلیہ ، مخدوم شاہ محمود قریشی صاحب، چودھری پرویز الٰہی اور ایک طویل فہرست ہے ان قائدین کی اور ان کارکنان کی جو پابند سلاسل ہیں اور بے گناہی کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ ان کے بغیر ہمیں

الیکشن میں بھیجا گیا اور بات یہاں ختم نہیں ہوئی گرفتاریاں انسداد دہشت گردی کی کاروائیاں، پرچے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا گیا لیکن پھر بھی جناب ہم نے ایک جمہوری سوچ کو سامنے رکھتے ہوئے الیکشن میں جانے کا فیصلہ کیا ہم نے الیکشن کا بائیکاٹ نہیں کیا جب کچھ نہ بن سکا تو آخر میں ہماری جماعت سے ہمارا سیاسی انتخابی نشان تک بھی لے لیا گیا نشان کے بغیر بھی آپ نے دیکھا اور پورے پاکستان نے دیکھا کہ 8۔فروری کو پاکستان کی قوم نے عمران خان کے حق میں فیصلہ دیا وہ جتنی بڑی تعداد میں نکلے ہر حلقے میں مختلف نشانوں کو ڈھونڈ کے انہوں نے اپنے امیدواران کو کامیاب کروایا دراصل یہ ایک نظریئے کی جیت تھی یہ کسی فرد واحد کی جیت نہیں تھی۔ عمران خان صاحب ایک نظریئے کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جس کو اللہ نے عزت دے دی تھی عوامی مینڈیٹ کا احترام کیا جاتا لیکن خلق خدا نے جو رائے دی اور میرا یہ ایمان ہے کہ بغیر خالق کے خلق خدا رائے نہیں دیتی بلکہ خالق کا حکم ہوتا ہے تو خلق خدا اس طرف ہو جاتی ہے۔ ہم نے کیا کیا نعوذ باللہ ہم نے اس خالق کے حکم کو پس پشت پھینکتے ہوئے مینڈیٹ چوری کیا اللہ کی مرضی اور اس کی مخلوق کی مرضی یہ تھی کہ عمران خان کے نمائندے جیتیں لیکن فارم 47 سے صبح result change ہو گئے۔ جناب اس سیاسی عدم استحکام کو جان بوجھ کے پیدا کیا گیا اور اس معاشی بحران میں ہمیں دھکیل دیا گیا۔ جب تک یہاں پہ سیاسی استحکام نہیں آئے گا معاشی استحکام کی طرف ہم نہیں بڑھ سکیں گے مجھے وقت کی کمی کا بھی احساس ہے میں بجٹ کی طرف آتے ہوئے یہ جو خسارے کا بجٹ پیش کیا گیا ہے ایک تو اس کی آئینی حیثیت پر آپ kindly ہمیں بتائیں گے اور دوسرا یہ کہ تھوڑی سی suggestions ہیں جو میں اپنے منسٹر صاحب کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں سر جن حالات میں ہم اس وقت جا چکے ہیں ہمارے ملک کو اور خاص طور پہ صوبہ پنجاب کے more than 70 to 80 percent لوگ زراعت سے وابستہ ہیں۔ ان کا کسی نہ کسی لحاظ سے connection ایگریکلچر کے ساتھ بنتا ہے۔ جنوبی پنجاب کے جس علاقے سے میرا تعلق ہے cotton وہاں کی ایک بڑی اہم فصل ہے اور ماضی میں بھی کپاس میں پاکستان کو معاشی طور پہ بڑا مضبوط کیا تھا لیکن بد قسمتی سے جب industrialist آتے ہیں تو زراعت ختم ہو جاتی ہے۔ مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ نواز کی جب بھی گورنمنٹ آئی ہے انہوں نے ہمیشہ زراعت کو crush کیا

ہے۔ کپاس وہ واحد فصل ہے جو ہماری اس ملک کی ڈوبتی ہوئی معیشت میں ایک blessing ہے۔ اگر ہم اس کی طرف توجہ دے دیں تو میرے خیال میں یہ سارے مسئلے حل ہو سکتے ہیں۔ پچھلے سال 75 سو روپے کاٹن کی support price کا اعلان ہوا تھا لیکن یہ ایوان گواہ ہے 55 سو روپے سے لے کر خریداری ہوئی اور جب کاشتکار کے پاس سے کپاس چلی گئی تو وہی کپاس 10 ہزار پہ چلی گئی۔ ہمیشہ کاشتکار کا ہی استحصال ہوا ہے۔

جناب والا! میری یہ گزارش ہے اور میں منسٹر صاحب سے یہ request کروں گا کہ یہ cotton کی support price جو ہے وہ اس سال ان شاءاللہ 15 ہزار کا اعلان کریں یہ IMF کی ساری شرطوں کا ریونیو آپ کی کپاس نکال دے گی، یہ آپ کی ٹیکسٹائل چلا دے گی۔ House in order کریں please۔

جناب سپیکر: Order in the House, please

جناب ایاز احمد: جناب سپیکر! اس وقت جو burning issue ہے کہ گندم کی فصل پک کر تیاری کے آخری مراحل میں ہے اور کئی اضلاع میں تو harvesting بھی شروع ہو چکی ہے لیکن حکومت کی طرف سے گندم کا کوئی scheduled rate جاری نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی خریداری کی پالیسی ہمارے سامنے آئی ہے جس کی وجہ سے پنجاب میں گندم کے کسانوں میں بڑی بے چینی پائی جاتی ہے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آئی ایم ایف نے بھی گندم کی خریداری کے بارے میں کچھ کڑی شرائط حکومت وقت کے سامنے رکھی ہیں تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اس پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے گندم کی امدادی قیمت یا جو خریداری کرنی ہے، اس کا بھی تعین کریں اور از راہ مہربانی حکومت گذشتہ سال کی گندم کی خریداری کے ٹارگٹ سے زیادہ خریداری کرے اس سے کم نہ کی جائے کیونکہ off season آتے ہی پھر وہی اسٹاک کرنے والا مافیا کاشتکاروں سے سستے داموں لے کر گندم اسٹاک کرے گا اور گندم کا سارا منافع حاصل کرے گا جبکہ کاشتکار بے چارہ پِس جائے گا جس سے ہم ایک نئے بحران کا شکار ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے معزز اراکین کی زیادہ تعداد زراعت کے شعبہ سے وابستہ ہے لیکن آج تک کبھی بھی زرعی inputs ہمیں scheduled rate پر نہیں ملیں اور

جب بھی ملی ہیں وہ black میں ہی ملی ہیں۔ کھاد، pesticides اور دیگر چیزوں کا فصل کی ضرورت کے وقت کچھ rate ہوتا ہے جبکہ off season میں کچھ اور ہوتا ہے۔ میری منسٹر صاحب سے یہ بھی request ہے کہ خاص طور پر زرعی مشینری کو ڈیوٹی فری کیا جائے اور اس کی import پر تمام ٹیکس ختم کئے جائیں تاکہ لوگ بہتر طریقے سے کاشتکاری کر سکیں۔

جناب سپیکر! زراعت کے ساتھ لائیو سٹاک کا شعبہ جُڑا ہوا ہے اور میں محترم وزیر خزانہ سے یہ بھی request کروں گا کہ ایک غریب آدمی کی کل کائنات اس کے جانور ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: ایاز صاحب! Wind up کریں۔

جناب ایاز احمد: جناب سپیکر! میں دومنٹ میں اپنی بات مکمل کر لیتا ہوں۔ وزیر موصوف صاحب! اگر ہم لائیو سٹاک پر توجہ دیں، بہتر نسل کے جانور انہیں provide کریں اور خاص طور پر جو animal import ہوتے ہیں تو میری یہ request ہے کہ پنجاب حکومت مہربانی کر کے وفاق کو اس issue پر on board لیتے ہوئے ایسے جانوروں پر کسٹم ڈیوٹی اور import taxes ختم کروائے جائیں تاکہ لوگوں کو اچھے جانور میسر ہوں۔

جناب سپیکر! میں wind up کرتے ہوئے اپنے حلقہ PP-222 شجاع آباد ملتان کی طرف آتے ہوئے وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کروں گا کہ یہ حلقہ بھی آپ ہی کے صوبے میں ہے جو کہ پنجاب کا حصہ ہے۔ پنجاب کی پرانی تحصیلوں میں سے ایک تحصیل شجاع آباد ہے جہاں پر سیوریج کا نظام بوسیدہ ہو چکا ہے جبکہ پوری تحصیل میں کوئی playground اور کوئی ایک پارک نہیں ہے۔ میں آپ کی توجہ اپنے حلقہ کے صرف دو main issues کی طرف دلانا چاہوں گا کہ وہاں پر ایک دانش سکول ہے جو مکمل تیار ہو کر اپنی جگہ پر موجود ہے جبکہ اس کی صرف inauguration ہونی ہے اور عملہ تعینات ہونا ہے تو اسے آپ top priority پر kindly functional کروائیں۔ اس سکول کے سامنے ایک روڈ ہے جو کہ بستی ملوک اور شجاع آباد سے link کر رہا ہے۔ یہ 25 کلومیٹر کا روڈ بھی میرے لیڈر عمران خان نے دیا جس میں سے صرف دو کلومیٹر کا ٹکڑا مکمل ہونے والا رہتا ہے جو دانش سکول سے لے کر شہر کو interlink کرے گا۔ وہاں پر تقریباً پانچ کروڑ روپے کی لاگت سے ڈسپوزل کا کام ہو رہا ہے جو کہ عمران خان صاحب

نے دیالیکن یہ بھی التواء کا شکار ہے تو kindly اگر یہ بھی ہو جائے تو ہمارا یہ سکول بھی چل جائے گا اور باقی معاملات بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں انہی الفاظ کے ساتھ ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ کل ہمارے لیڈر کی تصویر احمد خان صاحب کی تقریر کے وقت ان کے سامنے ڈائس پر لگانے پر دوستوں کو بڑا غصہ آیا جس پر انہوں نے ناراضی کا بھی اظہار کیا۔ میں آپ سے اجازت لیتے ہوئے اپنے لیڈر کی نذر ایک شعر کرتا ہوں کہ:

تیرے حاسدوں کو ملال ہے یہ نصیر فن کا کمال ہے
تیرا قول تھا جو سند رہا تیری بات تھی جو کھری رہی

بہت شکریہ۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ رُشدہ لودھی!

محترمہ رُشدہ لودھی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے ساتھ ساتھ میں اللہ پاک کی کروڑہا بار شکر گزار ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری قائد محترمہ مریم نواز شریف دخترِ پاکستان اور میرے محترم میاں محمد نواز شریف کی بہادر بیٹی کو 8۔ فروری کے دن کامیابی سے ہمکنار کر کے سُرخرو کیا اور پھر وقت نے ثابت کیا کہ محترمہ نے اپنی فہم و فراست اور بہادری سے نہ صرف پاکستان مسلم لیگ (ن) کا سر فخر سے بلند کیا بلکہ پاکستانی قوم کو سہارا بھی دیا جس کے لئے میں اپنے قائد محترم میاں محمد نواز شریف کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور اپنی beloved leader Madam Chief Minister Maryam Nawaz Sharif Sahiba کو سلام پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحبہ نے 21 دن کی قلیل مدت میں 28 منصوبوں کا آغاز کر کے اپنے والد محترم میاں محمد نواز شریف اور اپنے چچا میاں محمد شہباز شریف صاحب وزیر اعظم پاکستان کا سر فخر سے بلند کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بھی سہارا دیا اور ہمیں امید ہے کہ ان کے اسی طرح کے منصوبوں سے پاکستان بہت جلد اس بھنور سے نکل آئے گا۔

جناب سپیکر! اب میں وزیر خزانہ مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب کی طرف سے پیش کردہ بجٹ کے حوالے سے انہیں مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی کیونکہ یہ بجٹ بناتے وقت every segment of the society کا خیال رکھا گیا اور اسے مد نظر رکھا گیا۔ وہ انفارمیشن ٹیکنالوجی ہو یا پھر تعلیم کا میدان، ہیلتھ ہو یا یوتھ افیئرز، وومن ویلفیئر کی بات ہو یا skill development کی بات ہو۔ ان تمام شعبہ ہائے زندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بجٹ بنایا گیا ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ agriculture جو کہ ہمارے ملک کی backbone ہے اس پر خصوصی توجہ رکھی گئی جس کے لئے میں انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی بتاؤں گی کہ agriculture کے ساتھ جُڑے ہوئے شعبہ لائیو سٹاک کو بھی بالکل نظر انداز نہیں کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر دیکھا جائے تو "اپنا گھر اپنی چھت" کی بات نہ کی جائے تو یہ زیادتی ہو گی۔ اگر دیکھا جائے تو roads کی rehabilitation کا بھی بہترین پروگرام پیش کیا گیا ہے۔ بہترین، balanced اور عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر اپنے محترم وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھ ناچیز کا تعلق عوامی نمائندہ ہونے کے ساتھ ساتھ وکلاء برادری کی نمائندگی کا بھی بوجھ میرے کندھوں پر ہے۔ وکلاء برادری وہ برادری ہے جس کو cream of society کہا جاتا ہے۔ وکلاء برادری وہ برادری ہے جس نے پاکستان بنانے سے لے کر پاکستان بچانے تک ہمیشہ کلیدی role play کیا ہے۔ وکلاء برادری نے جمہوریت کے استحکام، پاکستان کی بقاء اور پاکستان کی ترقی کے لئے ہمیشہ اپنا role play کیا پھر وہ چاہے عدلیہ بحالی کی تحریک ہو یا میاں محمد نواز شریف صاحب کی سربراہی میں کسی ڈکٹیٹر کے خلاف کیا جانے والا "لانگ مارچ" ہو، وکلاء برادری ہمیشہ سرفہرست اور صفِ اول میں کھڑی نظر آئی۔ میں اس حوالے سے یہ کہنا چاہوں گی کہ میری قائد محترمہ مریم نواز شریف جو کہ میری inspiration بھی ہیں اور beloved leader بھی ہیں تو میری ان سے درخواست ہے کہ وکلاء ویلفیئر منصوبے پر بھی غور فرمائیں اور خاص طور پر "اپنا گھر اپنی چھت" کے طرز پر وکلاء ویلفیئر ہاؤسنگ سوسائٹی کے منصوبے کو جلد launch کیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ محترمہ وزیر اعلیٰ میری درخواست پر ضرور غور فرمائیں گی۔

جناب سپیکر! اپنی بات کے اختتام پر وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے قیدی نمبر 804 پاکستانی قوم کے [*****] کو ایک پیغام دیتے ہوئے اپنی بات ختم کروں گی۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں سے
کھڑے ہو کر وزیر اعلیٰ کے خلاف نعرہ بازی کرنے لگے)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House, Order in the House محترمہ! شکریہ۔ معزز اراکین سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

محترمہ رُشدہ لودھی: جناب سپیکر! House in order کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے ناں۔ آپ کی بات ہو گئی ہے جسے سب نے بڑے تحمل سے سُنا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

تمام معزز اراکین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ محترمہ نے جو لفظ [*****] استعمال کیا ہے میں اس کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی، جناب محمد احسن احسان گجر! تمام اراکین تشریف رکھیں میں نے وہ لفظ کارروائی سے حذف کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، آپ کے ہی colleague نے بات کرنی ہے، آج جمعۃ المبارک ہے سب نے نماز بھی پڑھنی ہے اس لئے خاموشی اختیار فرمائیں۔ جی، گجر صاحب!

جناب محمد احسن احسان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk, No cross talk. Order in the House.

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

معزز اراکین تشریف رکھیں اور خاموشی اختیار کریں۔ میں نے وہ لفظ حذف کر دیا ہے اور کارروائی کا حصہ نہیں بنایا اب آپ تشریف رکھیں۔ رانا شہباز صاحب! پلیز، تشریف رکھیں۔ جناب احمد خان صاحب! اس سے پہلے بھی بہت زیادہ تلخ باتیں ہوئی ہیں لیکن جب آپ نے کہا تو میں نے اس لفظ کو حذف کر دیا ہے۔ میری سب سے گزارش ہے کہ خاموشی اختیار کریں، بجٹ پر بحث ہے تو بجٹ پر ہی رہا جائے۔ ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں اور خاموشی اختیار کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ کل بھی ایک episode ہوا تھا۔ ہر دفعہ ٹریژری بنچوں کی طرف سے آغاز ہوتا ہے۔ آج ایڈوائزری کمیٹی کے ساتھ سپیکر صاحب کی جو ملاقات ہوئی تھی اس میں ہمارے حسن نیازی صاحب، ہمارے ڈپٹی اپوزیشن لیڈر اور ہمارے چیف وہپ بھی تھے تو اس میں یہی بات طے ہوئی تھی کہ آپ بجٹ پر smoothly بحث کریں۔ میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں کہ غداری کا سرٹیفکیٹ دینے والے یہ کون لوگ ہیں جو خود واجپائی کے ساتھ بیٹھ کر کہیں کہ یہ پاکستان بنا ہی غلط تھا، یہ سرحد ہونی ہی نہیں چاہئے تھی۔ یہ ہمیں غداری کا سبق سکھاتے ہیں۔

معزز اراکین حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ہاؤس کے decorum کا خیال رکھتے ہیں لیکن یہ لوگ ہماری سیٹیں لے کر اِن لوگوں کو لے کر آئے ہیں جن کے خواب و خیال میں بھی یہاں آنے کا نہیں تھا۔ ہماری 27 سیٹوں پر یہ محترمہ خاتون آئی ہیں جن کو legislation کا پتا ہی نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اِن کو کم از کم یہ سکھائیں کہ اگر غداری کا سرٹیفکیٹ ہم یہاں دینا شروع ہو گئے تو آپ کو تو منہ چھپانے کی بھی جگہ نہیں ملے گی۔ اگر عمران خان کے متعلق یہ بات کریں گے تو پھر بات بہت دور تک جائے گی۔ اگر آپ نے ہاؤس کو چلانا ہے تو کم از کم ٹریژری بنچوں کو سمجھائیں کہ یہ within limit چلیں otherwise یہ ہاؤس نہیں چلے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! دونوں اطراف سے تلخ جملوں کا استعمال ہوتا رہتا ہے لیکن آپ نے کہا اور میں نے اس لفظ کو کارروائی کا حصہ نہیں بنایا میں نے اس کو حذف کر دیا۔ اب ہاؤس کو آگے چلنے دیں۔ جی، جناب احسن احسان صاحب!

جناب محمد احسن احسان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیدنا کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ جناب سپیکر! آج ایک مخصوص بحث بجٹ پر ہے۔ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں ہماری یہ کوشش اور خواہش ہے کہ ہم صرف جائز تنقید کریں اور آپ کے ساتھ مل کر چلیں کیونکہ ہم عوامی مسائل کو حل کروانے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: میری تمام معزز اراکین سے گزارش ہے کہ خاموشی اختیار کریں۔ محترمہ زیب النساء! پلیز آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد احسن احسان: جناب سپیکر! ہم بجٹ پر بات کر رہے تھے، سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ہم قدرت سے support تو حاصل کر سکتے ہیں۔۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین حزب اقتدار اور معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے شدید نعرے بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز، خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House, Order in the House. میری گزارش ہو گی کہ آپ سب معزز اراکین ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں۔ محترمہ زیب النساء! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ زیب النساء! آپ please تشریف رکھیں۔ جی، جناب احسن احسان!

جناب محمد احسن احسان: جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا کہ ہم قدرت سے support تو حاصل کر سکتے ہیں لیکن قدرت سے ٹکرا نہیں سکتے تو ہمارا یہ جو پنجاب اور خاص طور پر لاہور جہاں ہم بیٹھے ہیں اس کی سموگ کے حوالے سے world level میں دو تین مہینے کے لئے grading رہتی ہے۔ یہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس میں سموگ کا لفظ تو استعمال ہوا ہے، اس سموگ کی وجہ سے ہمارے صوبہ کا پورا سسٹم دسمبر، جنوری اور فروری کے مہینے میں تقریباً مفلوج ہو جاتا ہے لیکن اس

کی وجوہات اور تدارک کے لئے کچھ نہیں لکھا گیا۔ ایک ہی چیز بتائی گئی ہے، جو ان کی ایک انڈسٹریل سوچ ہے، اور صرف یہی کہا گیا ہے کہ الیکٹرک بسیں شروع کریں گے اور الیکٹریکل بائیکس دیں گے اس کے علاوہ ختم۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیر صاحب بیٹھے ہیں ہمیں بتایا جائے کہ جتنی دیر تک یہ جنگلات یا قدرتی ماحول نہیں ہو گا تو یہ سموگ پر کیسے قابو پائیں گے؟ یہ مشینوں سے ختم ہونے والی چیز نہیں ہے ہمیں قدرتی ماحول کی طرف آنا پڑے گا، اسے support کرنا پڑے گا اور اسے adopt کرنا پڑے گا۔ اس پورے بجٹ میں جنگلات کے لئے کیا رکھا گیا ہے؟ کوئی چیز نہیں۔ ہم سب مل کر، قرضے لے کر ملک بنا سکتے ہیں اور چلا سکتے ہیں لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ climate change اور سموگ کی وجہ سے ہمارے 6 مہینے خشک سالی میں مارے جاتے ہیں اور 6 مہینے سیلاب کی نظر ہو جاتے ہیں۔ آپ نے جو بنایا ہوتا ہے اور کمایا ہوتا ہے، جو ادھار لیا ہوتا ہے وہ سب سیلاب کی نظر ہو جاتا ہے اور یہی سموگ ہے جس کی وجہ سے ہمارے education sector میں سردیوں کی چھٹیاں ایک مہینے تک extend ہوتی ہیں۔ آپ کی health پر اتنا burden آجاتا ہے کہ آپ کی تمام ایمرجنسی overload ہو جاتی ہیں۔ آپ کا transportation system pack ہو جاتا ہے تو صرف الیکٹریکل بائیکس اور الیکٹریکل بسیں اس سموگ کا حل نہیں ہیں اور نہ ہی اس climate change کا حل ہیں تو مہربانی کر کے اس چیز کو آپ صنعتی طور پر نہیں بلکہ عام لوگوں کی طرح دیکھیں اور اس پر زیادہ توجہ دی جائے۔ اس کے علاوہ جو ہمارا پنجاب بلکہ پورا پاکستان ہے زمیندار اس کی ریڑھ کی ہڈی ہے لیکن جو سب سے زیادہ ظلم ہوتا ہے وہ بھی اس زمیندار کے ساتھ ہوتا ہے۔ اگر زمیندار کو اس کی فصلوں کی امدادی قیمت بوقت کاشت بتائی جائے تو زمیندار اپنے تمام تر وسائل لگا کر وہ چیزیں مہیا کرے جو اس فصل کو چاہئیں اور اس کے علاوہ وہ پیداوار جو اس ملک کو چاہئے وہ دے لیکن نہ تو کوئی امدادی قیمت بوقت کاشت دی جاتی ہے، جب مارکیٹ میں فصل آجاتی ہے تو اس کا خریدار کوئی نہیں ہوتا لیکن جب زمیندار سے تمام چیزیں اسٹاکیہ اور investors کے پاس چلی جاتی ہیں تو وہی products جنہیں کل کوئی پوچھتا نہیں تھا وہی گراں فروش اور black marketing میں چلی جاتی ہیں۔ زمیندار کے لئے کیا ہے؟ بوقت کاشت نہ اسے بیج ملتا ہے اور نہ

اسے کھاد ملتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ غیر معیاری بیج اور مہنگی کھادوں کے ساتھ اپنی دن رات کی محنت سے جو productsلے کر آتا ہے اس کو بھی مارکیٹ میں کوئی support نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد احسن احسان! آپ please wind up کریں۔

جناب محمد احسن احسان: جناب سپیکر! میں wind up کرتا ہوں۔ سب سے اہم چیز، آپ دیکھیں کہ جس طرح میرے معزز دوست نے پہلے بھی بتایا کہ ہمارا پورا جنوبی پنجاب کاٹن زون تھا اور ہمارا فیصل آباد Manchester of Pakistan تھا، آپ دیکھیں کہ پورا جنوبی پنجاب کاٹن زون تھا اور 1947 سے لے کر اب تک اگر ریسرچ نہیں ہوئی تو وہ کاٹن کے بیج پر ریسرچ نہیں ہوئی۔ جنوبی پنجاب کاٹن زون کی بجائے اب شوگر زون بن چکا ہے اور فیصل آباد کی انڈسٹری لائن کباڑ مارکیٹ میں تبدیل ہو گئی ہے کس کا نقصان ہوا؟ اس ملک کا نقصان ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، احسن صاحب! بہت شکریہ۔ محترمہ قدسیہ بتول!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ محترمہ کنول پرویز چودھری!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ شروع اللہ کے نام سے جس کے قبضے میں ہم سب کی جان ہے اور بیشک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام عالم کے لئے رحمتہ للعالمین ہیں۔ میں اس ایوان کی توسط سے سب سے پہلے فلسطین میں ہونی والی اسرائیلی جارحیت، بربریت، سفاکیت اور ظلم کی بھرپور مذمت کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! وزیراعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف نے اپنی ٹیم اور وزیر خزانہ صاحب کی ٹیم کے ساتھ مل کر جس قدر بہترین عوام دوست بجٹ پیش کیا میں اس پر انہیں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں بطور خاتون اس چیز پر بھی شکر گزار ہوں کہ اس بجٹ میں خواتین کی ویلفیئر کے لئے بہت سارے positive اقدامات کئے گئے اور بجٹ مختص کیا گیا جس میں خصوصاً day care centre کا قیام جو آج کے وقت کی اہم ضرورت ہے۔ خواتین جو کام کرتی ہیں ان کے لئے خصوصاً میں مزید یہ درخواست کرتی ہوں اور یہ demand کرتی ہوں کہ جہاں day care Centre کا قیام عمل لایا جائے وہاں working place پر working women کے

لئے rest areas اور specially الگ واش رومز کا ہونا بہت ضروری ہے لہٰذا وزیر خزانہ صاحب سے درخواست کرتی ہوں کہ اس کے لئے خصوصی بجٹ مختص کیا جائے۔ ملازمت پیشہ خواتین اور خصوصاً گھریلو خواتین جو ملازمت پیشہ ہیں اور جو گھریلو ملازمین ہیں، میری درخواست ہے کہ آج اس مہنگائی کے دور میں ان کے لئے ٹرانسپورٹ کی سہولت کو فری کر دیا جائے تاکہ انہیں کم از کم اپنے روزگار کے لئے آنے جانے میں سہولت ہو۔ خاص طور پر خواتین کی ہراسگی اس معاشرہ کا بہت بڑا المیہ ہے تو میری درخواست ہے کہ خواتین کی ہراسگی کو روکنے کے لئے پبلک جگہوں پر پوسٹر اور ایسی تشہیر آویزاں کی جائے جو ہراسگی کو روکنے کے لئے معاون ثابت ہو، اور اس کے لئے حکومتی سطح پر اقدامات کئے جائیں اور اس کے لئے خاص فنڈ بھی مختص کیا جائے۔ ملتان میں خواتین کے لئے crises centres کا قیام کیا گیا تھا میری درخواست ہے کہ اس بجٹ میں خواتین کا ملتان کی طرز پر crises centers ہر ضلع میں قائم کیا جائے تاکہ خواتین خود کو محفوظ تصور کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جب بجٹ میں، میں نے یہ دیکھا کہ out of schools جو بچے ہیں ان کے لئے خصوصی طور پر بجٹ کو مختص کیا گیا ہے تو میری اس میں submission یہ ہے کہ اگر ان بچوں کو سکول میں لانے کے ساتھ ساتھ انہیں فری کتب کی سہولیات ہوتی ہیں لیکن مہنگائی کے اس دور میں ان کے لئے یونیفارم کا لینا بھی ایک بہت بڑا سوالیہ نشان بن جاتا ہے تو اگر انہیں فری بکس کے ساتھ فری یونیفارم بھی مہیا کیا جائے تو یہ ایک بہت احسن اقدام ہو گا اور خصوصی طور پر بچوں کی صحت کے حوالے سے میری یہ submission ہے کہ بجٹ میں محکمہ صحت کو کہیں کہ اگر ہر سکول میں، ہر ماہ لازمی طور پر بچوں کی صحت کی سہولیات کے لئے طبی کیمپ قائم کر دیئے جائیں جہاں ان کی mental and physical health کو ensure کیا جائے تو یہ پنجاب کے بچوں کے لئے ایک بہت احسن اقدام ہو گا۔

جناب سپیکر! بچوں میں غذائی قلت پہ قابو پانے کے لئے موجودہ بجٹ میں فنڈز مختص کیا جانا ایک خوش آئند بات ہے۔ تاہم میری وزیر اعلیٰ صاحبہ سے یہ بھی درخواست ہے کہ بے گھر، چائلڈ لیبر کا شکار، جنسی حراسگی کا شکار بچوں کے لئے ہر ضلع کے لیول پر trauma centers اور اس طرح کے اقدامات کئے جائیں جس میں خصوصی طور پر ان کی rehabilitation کا کام ہو اور

physical and mental health سے متعلقہ جو experts ہیں ان کو وہاں پہ موقع دیا جائے کہ وہ ان بچوں کے لئے بہترین اقدامات کریں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کیونکہ مہنگائی کا ایک element خود ساختہ مہنگائی بھی ہے تو میں یہ درخواست کرتی ہوں کہ اس بجٹ میں خاص طور پر Price Control Inspectors کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ وہ ہر یونین کونسل لیول تک جا کر مہنگائی پر قابو پانے کے لئے بہتر اقدامات کر سکیں اور وکلاء ہاؤسنگ سوسائٹی کا قیام بہت اہم ضرورت ہے اور خاص طور پہ جو ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ینگ وکلاء ہیں وہ جب فیلڈ میں آتے ہیں تو ان کا سب سے بڑا issue internship کا آتا ہے تو اس کے لئے حکومتی لیول پر خصوصی فنڈز قائم کئے جائیں اور خصوصی اقدامات کئے جائیں۔ آخر میں اس شعر کے ساتھ کہ:

جو یقین کی راہ پر چل پڑے اِنہیں منزلوں نے پناہ دی
جنہیں وسوسوں نے ڈرا دیا وہ قدم قدم پر بہک گئے

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، محترم محمد ندیم قریشی!

جناب محمد ندیم قریشی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ماشاءاللہ 24-2023 کی budget speech میں نے پڑھی، میں جناب مجتبٰی شجاع الرحمٰن کو سن تو نہ سکا۔ یہ بڑا تاریخی قسم کا بڑا خوبصورت booklet شائع کیا گیا، بڑا اچھا لگا اس میں اللہ کے پاک نام سے حمد و ثنا سے ذکر کیا گیا ساتھ سرکار مدینہ ﷺ پر درود پاک بھی لکھا گیا، درود بھیجا گیا اور ساتھ ہی میرے محترم وزیر جناب مجتبٰی شجاع الرحمٰن نے پتا نہیں اس کو پڑھا یا نہیں یا پڑھا نہیں اور ساتھ ہی صریحاً جھوٹ سے ایک سلسلے کا آغاز کیا گیا یہ budget speech میں لکھتے ہیں گزشتہ پانچ سال جو پنجاب کی بدحالی تھی، پنجاب کے agriculture کی اور education کی تباہی تھی انہوں نے اُس پانچ سال میں جو COVID کا ڈیڑھ سال تھا وہ بھی exclude نہ کیا، انہوں نے اس پانچ سال میں میاں حمزہ شہباز کے آٹھ ماہ بھی exclude نہ کئے، انہوں نے اُس پانچ سال میں محسن شریف sorry محسن نقوی صاحب کے ڈیڑھ سال بھی شامل نہ کئے۔

جناب سپیکر! حیرانی کی بات ہے جب سب سے بڑے صوبہ پنجاب کی اسمبلی میں جھوٹ کیbooklet شائع کی جائے گی مجھے اُس وقت بڑی حیرانی ہوئی یہ میرے پاس ایکdocument ہے جس میںagriculture کی 52ongoing schemes ہیں جنہیں اس بجٹ میں اپنے پروگرام کا حصہ بنایا گیا ہے یہ بہت سارے ہمارے نوجوان ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں یہ ساری پاکستان کیyoung lot ہے یہ بھی سنتے ہوں گے کہ ایک وزیر اعلیٰ پر بڑی تنقید کی جاتی ہے اس وزیر اعلی نے پانچ سال یہاں کیا کیا ہو گا؟ ٹھیک ہے آج وہ سامراج کے ہاتھ چڑھ گئے ہمارے وزیر اعلیٰ اگر ہمارے ساتھ ہوتے تو آج یہ یہاں ہوتے یا کسی جیل میں ہوتے یا اپنا فارم 45,47 لے کر کسیRO کے پاس نتیجے کو ٹھیک کروا رہے ہوتے۔

جناب سپیکر! میں گزارش کر دوں اس وزیر اعلیٰ کے پیچھے ایک شخص تھا وہ شخص کون تھا، آج اس پورے ایوان کو میں بتانا چاہتا ہوں وہ شخص کون تھا، کس نے پاکستان میں، پنجاب میں سب سے پہلے 1950 میں جوSugarcane Factory Control Ordinance بنا کر کس نے sugarcane farmers کو وہ2020 Ordinance میںchange کر کے دیا میں سب کو بتاؤں گا وہ شخص کون تھا sugarcane کا farmer اپنا گنا لے کر ٹرالیاں لے کر15,15,20,20 دن sugarcane factory کے باہر کھڑا رہتا تھا، وہ کون تھا جس نے ستمبر 2021 میں Sugarcane Factory Control Ordinance کوSugarcane Factory Control Act کے ذریعے سے اسمبلی سے پاس کروایا اور sugarcane کےfarmer کو آڑھتی سے نجات دی، شوگر ملز کی مافیا سے نجات دی، وہ شخص وہی تھا جو اڈیالہ میں بیٹھا ہوا ہے، وہ کون شخص تھا جس نےCOVID میں پنجاب میںagriculture emergency program نافذ کیا؟ میرے نوجوان دوستو! آپ نے ہمت نہیں ہارنی یہ ایک بیانیہ کے ذریعے ہمیں دبانا چاہتے ہیں۔ میں خود agriculture graduate ہوں پاکستان کی76 سال کی تاریخ میں اگر کسی پرائم منسٹر نے، اگر کسی گورنمنٹ نے پنجاب کے agriculture کوfocus کیا تو اس کا نام عمران خان ہے۔ اُسی کے بارے میں اقبال نے کہا تھا:

یہ غازی، یہ تیرے پُر اسرار بندے
جنھیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سِمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

جناب سپیکر! آج ان نوجوانوں کو کوئی بتائے گا کہ جب پنجاب میں emergency agriculture program دیا گیا ہے تو عمران خان نے کیا کیا؟ عمران خان نے پنجاب کے کاشتکار کے لئے 600۔ارب روپے کا فنڈ رکھا، عمران خان نے پنجاب کے کاشت کاروں کو پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار وہ schemes دیں، پنجاب کے کاشتکار کو subsidy دی گئی ، solar panel پر subsidy دی گئی، agriculture products پر subsidy دی گئی، fertilizer, pesticide اور herbicide پر 50 فیصد subsidy government of Punjab دیتی تھی۔ آج وہ چیف منسٹر ہمیں چھوڑ گئے لیکن اس کے پیچھے جو قیادت تھی وہ اڈیالہ میں ہے یہ وہی شخص ہے جس کے تعصب میں جس کی حسد کی آگ میں یہ سب مبتلا ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے COVID میں پنجاب کے کاشتکار کو سپورٹ کیا۔ بات اس لئے طویل ہو گئی کہ انہوں نے ongoing schemes میں 52 منصوبے لکھے ہیں۔

جناب سپیکر! کل میرے ایک دوست نے وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کی بڑی تعریف کی ان کے حسن کی، خوبصورتی کی، یقیناً بہت خوبصورت ہے لیکن کیا یہ بتاسکتے ہیں اور حزب اقتدار کے میرے دوست بتاسکتے ہیں کہ 52 منصوبوں میں سے کوئی 5 منصوبے اُٹھا کر بتادیں کہ اس میں سے کوئی ایک منصوبہ محترمہ مریم نواز شریف نے دیا ہے میں ان سے معافی مانگوں گا یہ سب منصوبے عمران خان کے دور کے شروع کئے گئے ہیں:

تُو تو بازارِ عداوت میں بھی کھوٹا نکلا
میرے دشمن تو تو میری سوچ سے چھوٹا نکلا

جناب سپیکر !وہ کون تھا جس نے پنجاب کے 35 ہزار کلومیٹر irrigation system کو upgrade کیا، آج سارے پاکستان کو ایک بیانیہ کے ذریعے دبانے کی کوشش کی جارہی ہے لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ یہ فسادی ہیں، یہ لڑاکا ہیں بھائی ہم نے deliver کیا ہے آپ مجھے 76 سال کی

agriculture history میں بتائیں ؟آپ بھی agriculture background سے ہیں 60 فیصد لوگ agriculture background سے ہیں پنجاب کی cash crops کس کے دور میں سب سے بڑی yield حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکی، وہ وہی شخص ہے جو اڈیالہ میں بیٹھا ہوا ہے آج اُس شخص کے نام لینے پر پابندی ہے خدا کی قسم اُس نے اس قوم کے لئے جو کچھ کرنا تھا وہ اپنے حصے کا کام کر گیا:

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

میرے دوستو! آج اگر آپ ان کی باتیں سنتے ہیں تو آپ نے dishearth نہیں ہونا میں اسی اسمبلی کا حصہ تھا میں نے دیکھا COVID میں پنجاب کی گورنمنٹ نے کیسے کام کیا۔

جناب والا! آپ ساؤتھ پنجاب کو represent کرتے ہیں میں بھی ساؤتھ پنجاب کو represent کرتا ہوں پنجاب کی آبادی کا 32 فیصد حصہ میرا سرائیکی وسیب میری میٹھی آم کی دھرتی، میرا وہ علاقہ جس کو ہمیشہ بجٹ تو اس کی population کے مطابق دیا جاتا تھا لیکن خرچ کتنا ہوتا تھا؟ 12 فیصد، 14 فیصد یہ سب ریکارڈ کا حصہ ہے وہ کون تھا جس نے ساؤتھ پنجاب کے لوگوں کو یہ right دیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قریشی صاحب! آپ wind up کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! مجھے 2 منٹ دے دیں اور اگر آج آپ ساؤتھ پنجاب کی بات نہیں سنیں گے تو مجھے تکلیف ہو گی، آپ یہاں بہاولپور سے آئے ہیں میں آپ کی ذات پر تنقید نہیں کرنا چاہتا مجھے قوم کو بتانے دیجئے وہ عمران خان تھا جس نے ساؤتھ پنجاب کو اُس کی آبادی کے مطابق حق دیا اور پہلی بار معزز رکن رانا شہباز صاحب اور ہم نے ووٹ دیا تھا کہ ساؤتھ پنجاب کے لوگ جو آج ساؤتھ پنجاب سول سیکرٹریٹ کے ذریعے 18 محکموں میں اپنے کام کروا رہے ہیں۔ یہاں میرے بھائی علی حیدر گیلانی صاحب نے بھی speech کی، مسلم لیگ (ن) کے معزز اراکین نے بھی speeches کیں یہ 2008 میں بھی اکٹھے تھے۔

منافقت کا نصاب پڑھ کر محبتوں کی کتاب لکھنا
بہت کٹھن ہے خزاں کے ماتھے پہ داستان گلاب لکھنا

جناب ڈپٹی سپیکر: قریشی صاحب! آپ کو بات کرتے ہوئے 8 منٹ سے زیادہ ہوگئے ہیں لہٰذا آپ اپنی بات کو 30 سیکنڈ میں conclude کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! اب میں جنوبی پنجاب کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! پنجاب کے سرائیکی وسیب کو ان کا حق دیں۔ یہ منافقت نہ کریں یہ اقتدار میں بیٹھ کر وزارت کی بندر بانٹ نہ کریں۔ یہ پاکستان کے وسائل پر ڈاکا مت ڈالیں، یہ ان کاغذوں سے ہمیں بے وقوف مت بنائیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن بنچز کی طرف سے نعرے بازی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ دیکھیں آپ اس طرح نعرہ بازی نہیں کرسکتے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب محترمہ ذکیہ شاہنواز اپنی بات کریں۔ جی، محترمہ! (شوروغل)

(اس مرحلہ پر حکومتی اور اپوزیشن اراکین کی طرف سے نعرے بازی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: طارق گل صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ معزز رکن بات کرنے کے لئے کھڑی ہیں لہٰذا ان کو بات کرنے دیں۔

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No point of order آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House۔ جی، محترمہ!

محترمہ ذکیہ خان: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی speech English میں کرسکتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! بالکل آپ انگریزی میں بات کرسکتی ہیں۔

MS ZAKIA KHAN: Thank you so much. Mr Speaker! First of all I would like to congratulate the Chief Minister Punjab for becoming the first woman Chief Minister of Punjab. It is an honor for us. (Clapping and interruptions)

Mr Speaker! We all are very proud of this. At the same time she has earned it and she has worked hard when the party went through very difficult times.

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk, please.

MS ZAKIA KHAN: She activated the party; she organized the party; and it is due to her own hard work that today she is in a position that the party nominated her to become the Chief Minister. I congratulate her for her honesty and hard work. It is with the blessing of the.....

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk please, Rana Shehbaz Sahib.

MS ZAKIA KHAN: It is with the blessings of our leaders Mian Muhammad Nawaz Sharif and Mian Muhammad Shehbaz Sharif. It is because of our workers that the party has been strengthened today and has been united. I would like to congratulate Mr. Speaker and the Deputy Speaker for becoming the Speaker and Deputy Speaker of the Provincial Assembly, all the Cabinet members, her team members of the Muslim League and all the workers who worked so hard to strengthen the party and today we are in a position to serve Punjab and to serve Pakistan. Secondly, I would like to talk about the budget. The budget is very well

planned. It has been planned throughly and in a difficult time which is very difficult to plan any budget and for any Chief Minister to take over in a crisis which the Pakistan is going through and so is Punjab and we all have to. I request the opposition and the government to join hands to strengthen the Punjab and work together to get out of these difficult times and show maturity. We have to respect their leaders and they have to respect our leaders. The time has come we should stop doing all this and concentrate on work, work and work, and nothing else. We cannot afford all this “Halla Gulla” which goes on in the Assembly. We are wasting time and we cannot afford to do that. I again request we have a very mature person who is like a brother to me “The Leader of the Opposition” and I know with his leadership the opposition will show much more maturity. We have also done something which we should improve and they should improve also. On environment, I would say the Chief Minister has given priority and in her speech: she has given a lot of attention to the rural areas. The rural areas are like dumps. They need a massive cleanup job and we need to get rid of the plastic bags and all the dumps but we have to also provide them with space where the garbage in all the villages can be collected and piled up in the place because if we clean up and there is no proper handling of the garbage there is no point and again it will be the same story over and over again. So we have to do it

systemically. Secondly, I would say that in our previous government of Mian Muhammad Shehbaz Sharif, the World Bank gave us loan of 200.75 Million dollars on a one percent basis to environment. We should find out what happened to that money and to that loan which was given to Government of Punjab and we should try and use it on projects and where our honorable members have been talking about the smog. If Los Angeles and England can clear itself of smog so can we. Punjab has no choice but to work on these areas of smog, cleanliness, environment, climate change and by growing trees. It is an important factor in all this and we have to work on it very seriously and find out that really what happened to that money which is quite a bit of sum of money allocated for the environment and we should utilize it. Secondly, I would say that agriculture is very important. It is the backbone and during COVID it was agriculture which sustained us. The factories were closed. There were electricity outages and shortage of everything but due to agriculture we sustained ourselves and everybody knows that Punjab is the center of agriculture where it provides the main food i.e. wheat to whole of Pakistan. We should work on the wheat projects, we should work on the seed, we should work on the machinery and give some loans to the farmers to improve; especially when the rice is growing and the stubs are left. The stubs are burnt that adds to the smog. So, the farmers should be helped with the machinery to plough in the

stubs rather than burning the rice stubs. Secondly, I would say that one has to concentrate a lot on the seed and do a lot of research. We have a young agriculture Minister who is very well entrenched in agriculture and knows a lot about it but there is a lot of room for improvement and we should sustain ourselves and have surplus wheat rather than ever having shortage of wheat in Punjab. The other thing is that we must have silos. Our wheat is wasted because we don't have proper storing system. We need to have silos in every district as many as possible, especially in the wheat growing areas.

(اذان جمعۃ المبارک)

MR DEPUTY SPEAKER: Please carry on.

MS ZAKIA KHAN: Population is the most serious problem that Pakistan is facing today. It is the fifth populous country in the world and we have to concentrate on population. It is just not a question of number but it is a problem of human welfare, development, poverty, employment, malnutrition, health, abnormal urbanization, and wide range of social problems. So, it is a problem that Pakistan is facing today with which everything, I mean, every department and every institution is connected. We are going down because of the rate of our population growth. We have to give priority and seriously think how to control it taking on board the Scholars and religious leaders. We have to work with them.

MR DEPUTY SPEAKER: Wind up please.

MS ZAKIA KHAN: Mr Speaker, give me some more minutes. You know you have been giving time to others quite a bit and I have one or two things more to say. I request for a little more time. So, this should be on the top of the list. The other thing is where women are concerned. I would say that a lot of laws have been made for women. There are laws and we have given a lot of reforms but the implementation of these laws is not there. We have to implement those laws and reforms where women are concerned because there are cases which are happening every day.

عورتوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے مگر action نہیں ہوتا، سزا نہیں ہوتی۔

We have to punish people; set example, and see how these laws are implemented where women are concerned. One more thing that I would like to say is that our women MPAs should be taken on board. They should be given funds and they should be given work so that they can contribute to their party, country. They should be taken on board and I would say they that women should be given jobs should if not equal at least half what is given to the elected MPAs. You should take the women on board. It is the big asset that we have.

آپ صرف یہ نہ سمجھیں کہ ہم اسمبلی میں بیٹھنے کے لئے آتے ہیں بلکہ ہمیں کوئی کام دیں، کام کروانا چاہئے، تمام ایم پی ایز کو فنڈز دیں اور ان کا خیال کریں تاکہ وہ پنجاب میں contribute کر سکیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

We want to contribute. We don't want to just sit. There is much more but I would again say that the budget is well planned and we can move forward and do good to Punjab and work hard all of us. Thank you so much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب نماز جمعۃ المبارک کے لئے ایک گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز جمعۃ المبارک کے لئے ایک گھنٹہ کے لئے وقفہ کیا گیا)

(وقفہ نماز جمعہ کے بعد جناب سپیکر 2 بج کر 4 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ سونیا آشر بات کریں گی۔ محترمہ تشریف فرما نہیں ہیں۔ جناب عمانوائیل اطہر! بھی تشریف نہیں رکھتے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! آج ایوان میں حزب اقتدار کی جانب سے اور حزب اختلاف کی جانب سے بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں۔ یہاں کچھ الفاظ کا تبادلہ خیال ہوا جو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں نہیں ہونا چاہئے تھا۔ میں نے اپنی بہنوں کے ساتھ بھی معذرت کی ہے اور دوسری طرف حزب اقتدار کی طرف بھی معذرت کی ہے ہم یہاں پر عوام کے مسائل کے لئے آتے ہیں۔ سب کو بڑا دل کر کے ایک دوسرے کی بات بھی سنی چاہئے اور باتیں ایسی ہونی چاہئیں جس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو تو میں بطور چیف وہپ ہمیشہ کوشش کرتا رہوں گا کہ دونوں طرف ماحول کو اچھا بنا کر رکھوں، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: راناصاحب! I really appreciate! اگر کوئی ایسی بات چیت ہوئی ہے تو اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ہاؤس کے اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

اب میرے پاس جو اس وقت لسٹ ہے اُس میں treasury side سے دو نام پکارے ہیں دو معزز اراکین ہاؤس میں تشریف فرما نہیں ہیں تو تیسرا نام بھی میں treasury side سے پکار رہا ہوں۔ جی، جناب وسیم انجم !وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ جناب خالد محمود! آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں؟

ملک خالد محمود بابر: جی، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر !شکریہ۔ سب توں پہلا تاں میں جناب کوں گزارش کرینا کہ میکوں اپنی زبان سرائیکی وچ تقریر کرن دی اجازت دیتی ونجیں۔

جناب سپیکر: Absolutely, with pleasure.Please

ملک خالد محمود بابر: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں مشکور ہاں تہاڈا کہ تساں بجٹ دے موقع دے اُتے اجازت دتی۔ سب توں پہلے تے میں اپنی وزیر اعلیٰ صاحبہ دا، وزیر خزانہ تے اُنہاں دی ٹیم دا شکریہ ادا کریندا ہاں کہ پنجاب دی عوام کوں ہمیشہ دی طرح پاکستان مسلم لیگ (ن) پنجاب دے 12 کروڑ عوام دی فلاح واسطے ہمیشہ اچھا بجٹ دتا اور ایہہ روایت قائم کریندے ہوئے ہن وی پنجاب دی عوام کوں اے سنہری موقع اللہ پاک نے فراہم کیتا اے کہ میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے اپنی لخت جگر محترمہ مریم نواز کوں وزیر اعلیٰ پنجاب بنا کے پنجاب دی عوام کوں اک دفعہ ول موقع فراہم کیتا۔ میں اپنے اپوزیشن لیڈر صاحب کوں وی سُندا پیا واں میرے پرانے colleague ہن honorable بندے ہن خاندانی لوگ ہن اُہ دسیندے پیے ہن کہ اے 1985 تو ہن تک حکومت وچ آندے پئے ہن تے میں ایں سائڈ توں بیٹھے اُنہاں دوستاں نوں میں ایں ڈسینا چاہندا کیا اے 1985 تو گھن کہ حکومت وچ یا ایوان وچ کیوں اے خاندان پہنچدا پیا اے پارٹی کیوں پہنچ دی پی اے اُنہاں دے امیدوار کیوں پہنچ دے پے ہن اے جیہڑا بندا پاکستان وچ یا پنجاب وچ deliver کریسی جیہڑا عوام دے مسائل حل کریسی تے اُہ ان شاءاللہ تا قیامت ایوان وچ رہ سی تساں میرے کولوں پہلے تقریر کریندے پے ہن حزب اختلاف والی سائڈ توں کہ پنجاب وچ جدوں

وی حکومت آئی اے تے انہاں نے سڑکاں دے جال وچھا دیتے ہن لیکن اے خراج تحسین پیش نیں کیتا کہ سڑکاں پاکستان دی عوام واسطے ہن پنجاب دی پہچان اور میکوں اے خوشی اے کہ میرے قائد میاں شہباز شریف نے پوری دُنیا دے اندر اے سکہ پنجاب دے وزیر اعلیٰ دا منوایا اے کہ پنجاب دے اندر صاف ستھرا پنجاب اور پکیاں روڈاں سوکھے پینڈے اے پنجاب دے اندر شہباز شریف نے بنائے جنہاں تے تساں چڑھ کے اندے ہو اور ملتان توں بولن والا میڈا قریشی اوہ اے آکھیندا پیا اے کہ جنوبی پنجاب دے وچ لوکاں دیاں محرومیاں پاکستان مسلم لیگ(ن) دے دور اچ تھیسن میں اونہاں کوں ایہہ ڈساونڑ چاہندا آں کہ جیڑھا وزیر اعلیٰ تساں جنوبی پنجاب آلا اساں کوں ڈتا ہائی تے اوتھاں دے دور دے اندر کیا تھیا؟ جتھاں میرے قائد نے روڈ کھڑائی ہائی اوں روڈ اگوں تے نی ودھی۔ تساں سرائیکیاں دے بڑے ہمدرد صرف زبانی او۔ میڈے قائدین سرائیکیاں دے ہمدرد عملی طور تے ہن۔ میاں نواز شریف نے ہمیشہ بہاولپور، ڈی جی خان اور ملتان ڈویژن دے لوکاں دے واسطے یونیورسٹیاں، کالجز، ہسپتال، اور روڈ بنائے ہن۔ تساں جنوبی پنجاب دے لوکاں کوں صرف وزیر اعلیٰ ڈتا، جیدھا اے آکھیندا ہائی کہ میں شہباز شریف آلی کار آں۔ کمال اے۔ اوں دے دور دے اندر کیا تھیا؟ میڈے کہوں توں پہلے اپوزیشن لیڈر فرمادے پئے آں سن اور کتاب دے اندر figures collect کر کے ڈسیندے پئے ہن کہ جو پنجاب دے اندر اتنا سارا پیسہ پولیس ڈیپارٹمنٹ دے اوتے لاڈتا گئے تے پنجاب پولیس وی پاکستان دے شہری ہن تے جیڑے تہاڈی تے میڈی حفاظت کریندے ہن، اونہاں دی حفاظت کرن وی پنجاب دے ایں ایوان وچ بیٹھے ہوئے ہر امیدوار دا فرض اے، اونہاں دے وی بیوی بچے ہن، اونہاں دے واسطے سکول اور ہسپتال دی سہولت ہونڑی چاہیدی اے، تے اونہاں جی جیب اندر تنخواہ ہونڑی چاہندی اے۔ تساں شہباز شریف صاحب دا دور ڈٹھا ہو سی کہ اوں دور دے اندر چوری تے ڈکیتی بند تھئی لیکن تہاڈے دور دے اندر چوری تے ڈکیتی دوبارہ شروع تھئی۔ پنجاب دے اندر میاں نواز شریف تے میاں شہباز شریف دے دور دے اندر تساں ایہہ ڈٹھا ہو سی جو ڈکیت یا تاں ملک چھوڑ گئے ہن یا مر گئے ہن۔ تہاڈے دور دے اندر دوبارہ دہشت گردی آئی اور تہاڈا جیرھا تحفہ ڈتا ہئی وزیر اعلیٰ دا۔ تہاڈا جیرھا ساڈھے ترے پونے چار سال دا سنہری دور اساں ڈٹھا کہ جناب دے دور دے اندر ترے کروڑ داڈی سی تے ترائے کروڑ داہی DPO وکدا ہئی۔ اوں ترے کروڑ روپیہ

کتھاں گئے؟ اور تہاڈے دور دے اندر جیرھے جیرھے لوگ پاکستان دے اندر موجود ہن۔ اور جیں دی تصویر میڈا اپوزیشن لیڈر لا کے بیٹھاہی اے جو اوں تھاں نے ایتھے تقریر دے اندر فرمایا ہن جو اونہاں نوجواناں واسطے بڑا کم کیتا اے۔ اونہاں نے تے لکھاں مکان ہی بنڑا دتے ہن۔ غریب لوکاں کوں چھت تے صاف پانی پہنچاڈ تا۔ میڈے قائد نے غریب لوکاں کوں مفت دوائی ڈتی تہاڈے قائد نے آ کے دوائی کھس گدی۔ اساں ہن ول تہاکوں ایہہ ڈساونڑ چاہندے آں کہ ہن اوں ولا دور آندا پیا اے کہ ہسپتال وچ غریب واسطے دوائی ہوسی تے غریب دے بال واسطے سکول ہوسی۔ تساں تعلیم دے شعبے وچ کوئی چیز ودھا کے ڈتی ہووے تے ڈسا چھوڑو، دانش سکول میرے قائد نے ڈتے، میرٹ پالیسی ڈتی۔ ہر اوں سکول دے اندر جتھاں وڈے لوکاں دے بال پڑھدے ہن۔ میڈے قائد نے اتھاں میرٹ پالیسی اپناتے ہوئے غریب آدمی دے بال کوں دانش سکول وچ پڑھائے اوں کرسیاں تے بلھائے پوری دنیا اچ غریب دا بال پہنچیا لیکن تساں اوں دانش سکول دا دائرہ نہیں ودھایا، ضلع دی بجائے تحصیل تے گن آوہا، میں آکھساں تعلیم دے میدان اچ تساں، تہاڈے لیڈر یا تہاڈے وزیر اعلیٰ نے تعلیم دے میدان اچ کجھ کیتا ہووے۔ جیرھا تساں سڑکاں دی گالھ کریندے او، تہاڈی حکومت آئی، جتھاں اساں سکھر موٹروے کھڑائی ہائی، تساں اگو تے نہیں ودھایا۔

جناب سپیکر! اگر تساں زراعت دے گالھ کریندو، میں تے ایہہ چیک کیتے ہن زراعت ریسرچ سنٹر تے پونے چار سال دے اندر کوئی پیسے نئی رکھیے گئے۔ نہ تساں نواں بج ساکوں پیدا کر کے دتے پنج سال در اندر۔ جہڑے زراعت دی خیر خواہی دے دعویدار اپوزیشن دے اراکین اٹھدے ہن۔ توں اوا کھیندے ہن کہ اساں زراعت تے بڑا کم کیتی اے۔ اگر تساں کوئی کم کیتا اے تاں کوئی پانی دی نہراں ودھاڈتیاں ہووے تساں آ کے ساکوں کوئی نہراں پکیاں کرا کے ڈتیاں ہووے۔ تساں زراعت دی گل کریندے او تے تساں کیاس دا کوئی نواں بج اساکوں provide کیتا ہووے۔

جناب سپیکر: وارن صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! زراعت دے اوتے چیک کیتے ہن، تساں نے پورے پنج سال ریسرچ سنٹر بند کرڈتے ہن۔

جناب سپیکر: وارن صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! House in order کروائیں۔

جناب سپیکر: Order in the House, Please. ملک صاحب! آپ بہت اچھی بات کررہے ہیں لیکن اب آپ اپنی speech wind up کردیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! میں اپنڑے وزیر صاحب دی توجہ چاساں کہ چودھری پرویز الہیٰ صاحب نے اپر پنجاب تے ڈی جی خان الے پاسے تے ضلع بڑاون دے نوٹیفکیشن کیتے ہن لیکن احمد پور شرقیہ بدقسمت تحصیل اے، جنہاں دا نوٹیفکیشن نہ کیتا گیا۔ میں وزیر موصوف کوں گزارش کریساں کہ ساڈے احمد پور شرقیہ تحصیل کوں وی ضلع دا درجہ ڈتا ونجے تاکہ ساڈے بہاولپور ڈویژن دے اندر ہک نواں ضلع بنڑے تے اوں علاقے دی ترقی اور تعمیر واسطے کم ہووے۔

جناب سپیکر! میری اگلی گزارش ہے کہ اوچ شریف ساڈا تاریخی پنج ہزار سال پرانا شہر اے۔ اُوچ شریف دے اندر ہک یونیورسٹی جیرھی شیر شاہ سید جلال رحمۃ اللہ دے ناں مخصوص کیتی ونجے تاکہ اُوچ شریف صدیوں توں جیرھا شہر اے اوتھاں ہک یونیورسٹی اے تے اج اوں یونیورسٹی دوبارہ قیام اچ گھن آؤ تے وزیر موصوف صاحب کوں میں گزارش کریساں کہ ساڈے واسطے یونیورسٹی بہوں ضروری ہے۔ سرائیکی وسیب واسطے تے ساڈے اولیاء اکرام دی دھرتی اے اوتھاں سید شیر شاہ جلال رحمۃ اللہ بخاری دے ناں بنڑائی ونجے۔ میں جناب دے توسط نال وزیر صاحب کوں گزارش کریساں اور ہک گزارش وزیر موصوف کوں کہ ہک ہسپتال میڈے قائد میاں محمد شہباز شریف نے بنڑوائے، RHC خیر پور ڈھاہ لیکن ایہہ سابقا دور دے اندر صرف مسلم لیگ (ن) دی ترقی دا جو ہسپتال اوں کوں چالو نہیں کیتا گیا تے جناب دے توسط نال میں وزیر صاحب کوں گزارش کریساں کہ کم از کم اوہ ہسپتال کوں دوبارہ چالو کیتا ونجے، RHC ہسپتال تیار ہے اوندے واسطے مہربانی کریسن، تے جیویں ترقی دا سفر چلد اپیا ایہہ ایویں میں گزارش کریساں کہ سی پیک توں احمد پور شرقیہ

دی روڈ جیرھی ساڈی تحصیل داہیڈ کوارٹر اے احمد پور شرقیہ توں سی پیک دی روڈ بنائی ونجے تا کہ احمد پور شرقیہ دے لوکاں نوں سی پیک دے نال connect کیتا ونجے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب رضی اللہ خان صاحب اپنی بات کریں۔

جناب رضی اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ لمحات میرے علاقے کہروڑ پکا کے لئے بہت اہم ہیں وہ اس وجہ سے کہ پچھلے 75 سال میں یہ پہلا موقع ہے کہ میرے علاقے کی آواز اس ایوان میں سنی جا رہی ہے۔ بجٹ پیش ہوا تو میں بجٹ کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا لیکن میں ایک بات جانتا ہوں کہ پچھلے تین، چار سال مہنگائی اور کورونا کے دور میں ہمارے ملک کو زراعت نے بچایا تھا۔ ہمارے ملک کی اکثریت زراعت سے وابستہ ہے۔ زراعت واحد شعبہ تھا جو ان چیزوں سے متاثر نہیں ہوا۔ ہر سال پچاس، پچاس ہزار روپے rent کی مد میں بڑھتے جا رہے تھے اس کا مطلب یہ تھا کہ کاشتکاروں کے پاس پیسا آ رہا تھا اس لئے rent بڑھ رہا تھا لیکن پچھلے دو سال میں کرایہ اور آمدن تو دُور کی بات ان کے لئے اپنے خرچے پورے کرنے بھی مشکل ہو گئے ہیں۔ اس مہنگائی کے دور میں دکاندار ہو یا نوکری پیشہ لوگ سب ہی متاثر ہوئے ہیں لیکن صرف کاشتکار بچا ہوا تھا لیکن ان دو سال میں اور خصوصاً جو یہ سال گزرا ہے اس میں وہ لوگ بھی متاثر ہو گئے ہیں اگر ان کی دادرسی نہ کی گئی ان کو subsidies نہ دی گئیں تو مشکلات مزید بڑھ جائیں گی۔ Subsidies دینا تو دُور کی بات ہے، یہاں کھاد مہنگی ہونے کے باوجود بھی نایاب تھی۔ اگر subsidies نہ دی گئیں تو یہ شعبہ بھی متاثر ہو گا جس کی وجہ سے پورا ملک متاثر ہو جائے گا۔ میں اگر اپنے علاقے کا تعارف کرواؤں تو صرف دو الفاظ پسماندگی اور بدحالی میں اس کا تعارف ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ پوزیشن ہے کہ میرے شہر کی 80 فیصد گلیاں سیوریج کے پانی سے متاثرہ ہیں۔ تین، چار اور آبادیاں جن میں دھنوٹ، مسہ کوٹھا اور بستی پکا شامل ہیں تو ان سب کا بھی یہی حال ہے۔ اگر کوئی فوتیدگی ہو جائے تو جنازہ نہیں گزار سکتے۔ کوئی شادی ہو تو شادی کے انتظامات نہیں کر سکتے اور نمازیوں کو جب نماز کے لئے جانا پڑتا ہے تو وہ بھی پُل صراط سے گزر کر جاتے ہیں۔ ہم ان کی طرح کی زندگی گزارنے کا ایک دن کے لئے بھی نہیں سوچ سکتے لہٰذا میں جناب فنانس منسٹر صاحب سے یہ

عرض کرنا چاہوں گا کہ کوئی واضح پلان ہو، دیکھیں اس سیٹ پر میں ہوں یا آپ کی جماعت کا کوئی ہو لیکن وہاں موقع پر آپ کے جو اے سی صاحبان اور ڈی سی صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں آپ ان سے in put لیں۔ آپ ہمیں چھوڑ دیں بلکہ ان کی تختیاں لگوا دیں لیکن میرے علاقے کو سیوریج سسٹم ملنا چاہئے چونکہ ہمارا سارا علاقہ زرعی ہے اس لئے پی ٹی آئی دور حکومت میں ہر یونین کونسل میں ویٹرنری کلینکس بنے تھے وہ مکمل ہیں ان کا سارا انفراسٹرکچر بنا ہوا ہے لیکن وہ کلینکس functional نہیں ہیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ انہیں functional کیا جائے چونکہ ہم لائیو سٹاک پر ہی depend کرتے ہیں۔

جناب والا! ابھی یوتھ کے لئے Skill Program کی بات ہوئی تو میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں دس سال تک لڑکوں اور لڑکیوں کے VTI سنٹر رہے ہیں لیکن دس سال functional رہنے کے بعد انہیں وہاں سے shift کر دیا گیا ہے۔ پوری تحصیل ہے لیکن اب اس میں ایک بھی VTI سنٹر نہیں ہے لہٰذا میری التماس ہے کہ ہماری تحصیل کو وہ دونوں VTI سنٹر واپس کئے جائیں کیونکہ اس صوبے کے وسائل پر جتنا حق دوسروں کا ہے اتنا ہی حق میرے علاقے کا بھی ہے۔(معزز اراکین اپوزیشن کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے علاقے میں کچھ ایسے سکولز ہیں جن کی upgradation بہت ضروری ہے ان کی لسٹ میرے پاس ہے میں وہ منسٹر صاحب کو پہنچا دیتا ہوں یہ سکول 2013 سے ابھی تک upgrade نہیں ہوئے لہٰذا انہیں upgrade کیا جائے۔ ہماری تحصیل میں لڑکوں کے لئے صرف ایک کالج ہے لیکن اس میں بھی فیکلٹی نہیں ہے اس لئے لڑکوں کو دوسری تحصیلوں میں جا کر تعلیم حاصل کرنا پڑتی ہے۔ لہٰذا میری تحصیل کے کالج میں فیکلٹی provide کی جائے تا کہ ہمارے نوجوانوں کو بھی تعلیم حاصل کرنے کا برابر موقع ملے۔ اب میں روڈ سیکٹر پر بات کرتا ہوں لودھراں سے کروڑ پکا روڈ 2019 کا منصوبہ ہے یہ چھ سات کلو میٹر بنی تھی لیکن اس کے بعد وہ روڈ نہ بنی، dualization تو دور کی بات جو سڑکیں پہلے سے موجود ہیں ان کی مرمت تک نہیں ہوئی جس کی وجہ سے کروڑ پکا سے لودھراں سفر کرنا تقریباً ناممکن ہو چکا ہے، ریسکیو 1122 کی سروس متاثر ہے، وہاں سے ایمبولینس بھی نہیں گزر سکتی۔چونکہ وہ واحد راستہ ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ کم از کم اسے تو complete کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری تحصیل کی مسیحی برادری کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ ان کے پاس قبرستان کی جگہ نہیں ہے۔ پہلے والے قبرستان کی جگہ تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ وہاں پر سرکاری زمین موجود ہے لہٰذا انہیں قبرستان کے لئے جگہ دی جائے چونکہ وہ بھی ہمارے برابر کے شہری ہیں اور انہیں یہ سہولت ملنی چاہیئے۔

جناب سپیکر! اب میں ہیلتھ سیکٹر پر بات کرنا چاہوں گا کہ میری تحصیل میں ایک بھی RHC نہیں ہے۔ میں نے 2005 میں اپنی ضلعی اسمبلی میں دو points mention کئے تھے ایک دھنوٹ ٹاؤن کمیٹی جو پچیس سال پہلے بنی تھا ادھر BHU ہے لیکن RHC نہیں ہے۔ وہاں RHC کے لئے زمین پوری ہے اس لئے آپ کو اس کے لئے زمین acquire کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ اسے upgrade کرکے RHC کا درجہ دیا جائے۔ دوسرا امسا کوٹہ ہے جو آٹھ سے دس مواضعات کا سنٹر ہے ادھر بھی RHC کی ضرورت ہے۔ ہمارے کہروڑ پکا میں چالیس کمروں پر مشتمل ہسپتال موجود ہے لیکن ڈاکٹرز نہ ہونے کی وجہ سے وہ بھی functional نہیں ہے۔ کچھ مخیر حضرات نے وہاں پر ڈائیلسز کی مشینیں provide کی ہیں لیکن وہاں ٹیکنیشنز نہیں ہیں اور جو ہیں وہ صرف آٹھ سے دس گھنٹے ڈیوٹی کرتے ہیں۔ چونکہ وہاں پر مشینیں موجود ہیں اگر وہ ٹیکنیشنز دے دیئے جائیں اور وہ چوبیس گھنٹے کام کریں تو ہمارے علاقے کی یہ ضرورت بھی پوری ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں عرض کرنا چاہوں گا کہ کل 9 مئی کے حوالے سے کافی باتیں ہوئیں کہ یہ 9 مئی کے واقعہ میں ملوث ہیں اور ہمارا دل کر رہا ہے کہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ میں سمجھنے سے قاصر ہوں کہ یہ ایسا کونسا جرم ہے جس سے بریت کی قیمت صرف ایک پریس کانفرنس ہے، آپ ایک پریس کانفرنس کریں اور جرم سے بری ہو جائیں۔

(معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جنہوں نے یہ پریس کانفرنس کی انہیں آپ نے اور آپ کے لانے والوں نے گلے سے لگایا۔ ہم لوگ ادھر موجود ہیں لیکن اقتدار کے لئے موجود نہیں ہیں، ہمیں بھی موقع تھا، ہمیں بھی کہا گیا کہ آپ آئیں آپ کو ادھر بٹھاتے ہیں، آپ کو اختیارات دیتے ہیں لیکن ہم اختیارات کے لئے ادھر نہیں آئے بلکہ اگر ہم لوگ ادھر آئے ہیں تو اپنے نظریے کے لئے آئے

ہیں اور وہ دو نہیں بلکہ ایک پاکستان۔(معزز اراکین حزب اختلاف کی جانب سے نعرہ ہائے تحسین)
اب میں آخر میں ایک شعر کے ساتھ اپنی بات کو ختم کرنا چاہوں گا:

میں انقلاب پسندوں کی ایک قبیل سے ہوں
جو حق پہ ڈٹ گیا اس لشکر قلیل سے ہوں
میں یونہی دست و گریبان نہیں زمانے سے
میں جس جگہ کھڑا ہوں کسی دلیل سے ہوں

بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اب میں عمر فاروق ڈار صاحب کو دعوت دوں گا۔ڈار صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں۔جی محترمہ صفیہ سعید!

محترمہ صفیہ سعید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔میں سب سے پہلے تو ایوان میں موجود تمام اراکین کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے قائد میاں محمد نواز شریف نے پنجاب کو وزیر اعلیٰ کے لئے مریم نواز کے روپ میں ایک تحفہ دیا ہے۔کل ایوان میں جو باتیں ہوئیں وہ نہیں ہونی چاہئیں تھیں لیکن ابھی میرے بھائی نے جو بات کی وہ مجھے بہت اچھی لگی۔کل پہلے آپ نے ہمارے قائد کے متعلق باتیں کیں پھر بعد میں ہم نے بھی کیں لیکن میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ایوان میں جو خواتین بیٹھی ہوئی ہیں ان سب کی عزت برابر ہے۔اگر ہم خواتین کو خواتین نہیں سمجھیں گے تو پھر سب کے لئے بڑے افسوس کی بات ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں عرض کرنی چاہتی ہوں کہ ایوان میں موجود خواتین کو اپنی بہنیں سمجھیں، آپ ہمارے بھائی ہیں، ادھر جو خواتین بیٹھی ہیں وہ ہماری بیٹیاں اور بہنیں ہیں۔اگر ہم اس ایوان کو پر امن طریقے سے چلائیں گے تو ہم سب کے لئے آسانی ہو گی۔میں دوسری بات کرنا چاہوں گی کہ میرے بیٹے بطور سپیکر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ قصور کے مسائل کو بخوبی جانتے ہیں۔پہلا دیرینہ مسئلہ قصور کے ہسپتال کا ہے، ہمارا ضلع بہت بڑا ہے لیکن اس میں ایک ہی ہسپتال ہے۔اس ہسپتال میں ڈاکٹر آتے تو ہیں لیکن حاضری لگا کر چلے جاتے ہیں، ہسپتال میں کوئی دوائی نہیں ملتی حتیٰ کہ سر درد والے کو بھی لاہور refer کر دیتے ہیں۔میں اپنے بیٹے سپیکر صاحب سے یہ گزارش

کروں گی کہ اس ہسپتال کو فعال کیا جائے اور یہاں پر جتنے بھی ڈاکٹرز ہیں انہیں اپنی ڈیوٹی پر موجود رہنا چاہیے اور بغیر وجہ کسی بھی مریض کو لاہور refer نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں قصور کی صفائی کے حوالے سے بات کروں گی کہ ہماری TMA میں مشینری نہیں ہے۔ اگر ہم وہاں جا کر صفائی کا مطالبہ کرتے ہیں تو وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تو مشینری ہی نہیں ہے بلکہ ہمارے پاس تو کچرا اٹھانے کے لئے ایک ریڑھی تک نہیں ہے اور آپ صفائی کی بات کرتے ہیں، ان کی یہ ڈیمانڈ ہے کہ ہم ان کی آواز ایوان میں اٹھائیں۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ قصور کی TMA کو مشینری مہیا کی جائے۔ میرا تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ نہ صرف قصور بلکہ پورے پاکستان اور پنجاب کے ہر تیسرے گھر میں ایک دو بچے نشے کی زد میں آئے ہوئے ہیں۔ میں جناب سے گزارش کروں گی کہ یہ نشہ جہاں سے سمگل ہو کر پاکستان میں آتا ہے ان بڑے بڑے نشہ کی تجارت کرنے والوں کو پکڑا جائے۔ ہمارے پاکستان میں یہ نشہ بہت پھیل چکا ہے۔ گاؤں، شہروں اور چھوٹے قصبوں میں بھی ماؤں کے بیٹے اور بہنوں کے بھائی نشے کی زد میں آئے ہوئے ہیں۔ نشہ کی تجارت کرنے والے بڑے بڑے سمگلروں کو پکڑا جائے۔ وہ سمگلر جو کہ دوسرے ملکوں سے نشہ کی اشیاء لا کر پاکستان میں فروخت کرتے ہیں ان کو پکڑا جائے۔

جناب سپیکر! میری تیسری بات یہ ہے کہ جب پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف تھے تو قصور میں صاف پانی کے پلانٹس لگائے گئے تھے اور جب تحریک انصاف کی حکومت آئی تو یہ واٹر فلٹریشن پلانٹس بالکل ختم ہو گئے۔ ضلع قصور کے لوگ پیٹ، معدے، کینسر اور دوسری بہت ساری بیماریوں میں مبتلا ہیں لہذا میں گزارش کروں گی کہ ضلع قصور میں جو واٹر فلٹریشن پلانٹس ختم کئے گئے تھے وہ دوبارہ سے لگائے جائیں۔

جناب سپیکر! میری چوتھی گزارش یہ ہے کہ جب ہماری بیٹی مریم نواز کُھڈیاں پہنچی اور ان کے ساتھ میاں محمد نواز شریف بھی کُھڈیاں تشریف لائے تھے تو انہوں نے وہاں پر موٹروے کا اعلان کیا تھا لہٰذا گجومتہ سے لے کر قصور تک موٹروے تعمیر کرنے کے لئے funds مختص کئے جائیں اور یہ موٹروے تعمیر کروائی جائے۔

جناب سپیکر! میرا تعلق قصور شہر سے ہے تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں بابا بُلھے شاہ کا ایک شعر بھی یہاں ایوان میں پڑھ دوں:

اِٹ کھڑکے دکڑ وَجّے تتّا ہووے چُلھا
آن فقیر تے کھا کھا جاون راضی ہووے بُلھا

جناب سپیکر: اب جناب احسن علی قریشی صاحب بات کریں گے۔اس سے پہلے کہ احسن قریشی صاحب اپنی تقریر شروع کریں میں فنانس منسٹر صاحب سے ایک بات کرنی چاہوں گا۔ابھی کچھ دیر پہلے جناب رضی اللہ خان نے ایک بڑی important بات کی ہے۔اس وقت ہماری Christian community کو graveyard کے بہت سے مسائل درپیش ہیں جس کہ وجہ سے اس پورے صوبے کے طول و عرض میں شدید اضطراب کی کیفیت ہے۔ Seriously it needs to be addressed. وزیر خزانہ صاحب اس معاملے کو متعلقہ اتھارٹیز کے ساتھ take up کریں۔اس مقصد کے لئے جو بھی کوئی State lands دی جاسکتی ہیں وہ دی جائیں کیونکہ marginalized community کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ اپنے لئے graveyard کا بندوبست کر سکیں۔ This is of utmost importance. یہ معاملہ Human Rights Commission کی reports میں بھی بار بار point out ہو رہا ہے لہٰذا اس کو priority کے طور پر دیکھا جائے۔ جی،جناب احسن علی قریشی!

جناب محمد احسن علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد وایاک نستعین O جناب سپیکر! بہت شکریہ۔میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے عزت بخشی اور اپنے حلقے کی عوام کی نمائندگی کا موقع دیا ہے۔اس کے بعد میں اپنے حلقے کی عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنھوں نے مجھ پر اعتماد کر کے منتخب کیا ہے۔ان شاءاللہ تعالیٰ میں اپنے حلقے کی عوام کے اعتماد پر پورا اُتروں گا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ بجٹ میں غریب لوگوں کو relief دیا جائے۔زراعت ہمارے پاکستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی تصور کی جاتی ہے لہٰذا کسانوں کو بھی اس بجٹ میں subsidy دی جائے۔ٹیوب ویل ،سولر پینل ،زرعی ادویات اور کھاد کی مد میں کسانوں کو subsidy دی جائے کیونکہ جب کسان ترقی کرے گا تو میرا ملک ترقی کرے گا۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ کوٹ ادو بڑا محروم اور پسماندہ علاقہ ہے۔ اس علاقے کو ہمیشہ نظر انداز کیا گیا ہے۔ ہمارے علاقے کے لوگ بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ گورنر، وزیر اعلیٰ اور دوسرے اہم عہدوں پر ہمارے علاقے کے لوگ براجمان رہے ہیں لیکن انہوں نے اس علاقے کی ترقی کے لئے کچھ نہیں کیا۔ اسی طرح تخت لاہور کے لوگوں نے بھی ہمارے علاقے پر کبھی توجہ نہیں دی۔ میں اپنے قائد عمران خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے دو سال پہلے میرے بھائی میاں شبیر علی قریشی کی درخواست پر کوٹ ادو کو ضلع کا درجہ دیا۔ اسی طرح انہوں نے ہمیں کوٹ ادو میں Mother and Child Hospital کا تحفہ دیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ہمارے چوک سرور شہید کو تحصیل کا درجہ دیا اور ہماری درخواست پر عمران خان صاحب نے کوٹ ادو میں Comsat University کا کیمپس قائم کرنے کی منظوری بھی دی تھی۔

جناب سپیکر! میرے ضلع میں ڈی۔ سی تعینات ہو چکے ہیں۔ اس وقت ڈی۔ پی۔ او کی اسامی خالی ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ میرے ضلع کو مکمل طور پر functional کیا جائے۔ اس موجودہ بجٹ میں ضلع کوٹ ادو کے لئے خصوصی funds مختص کئے جائیں تاکہ اس ضلع کے تمام محکمہ جات کو functional کیا جا سکے۔ میرے ضلع میں تمام تعیناتیاں فوری طور پر کی جائیں اور میری تحصیل چوک سرور شہید کو بھی functional کیا جائے۔ ضلع کوٹ ادو میں Mother and Child Hospital تقریباً 80 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس بجٹ میں اس کے لئے funds مہیا کئے جائیں اور ہسپتال کو مکمل اور functional کیا جائے۔

جناب سپیکر! کوٹ ادو میں سیوریج کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ چونکہ اب کوٹ ادو ضلع بن چکا ہے تو میں مطالبہ کروں گا کہ کوٹ ادو میں سیوریج کے لئے ایک mega project دیا جائے۔ ہمارے ملک میں سب سے بڑا مسئلہ corruption کا ہے اور corruption نے ہمارے ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ جب کوئی غریب آدمی پولیس سٹیشن جاتا ہے تو تھانیدار رشوت لئے بغیر اس کا کام نہیں کرتا۔ اسی طرح جب کوئی غریب آدمی پٹواری کے پاس جاتا ہے تو پٹواری اس سے پیسے لئے بغیر کوئی کام نہیں کرتا اور اگر وہ پیسے نہ دے تو اس کی فائل پر اعتراض لگا دیا جاتا ہے اور پھر اسے دَر دَر کی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔

جناب سپیکر! آئیں، قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر حلف دیں کہ آج کے بعد کرپشن نہیں کریں گے، غریب عوام کا سوچیں گے اوراپنے ملک کا سوچیں گے۔ ہم مل کر ایک قانون پاس کریں کہ کرپشن کرنے والے کو سزائے موت دی جائے۔ جب تک اس ملک میں کرپشن کرنے والوں کو سزائے موت نہیں دی جائے گی تو اُس وقت تک میرا ملک ترقی نہیں کرے گا۔

جناب سپیکر! میرے علاقے کوٹ ادو کے مزید بھی بہت سارے مسائل ہیں۔ میرے علاقے میں سیلاب آنے کی وجہ سے لوگوں کی زمینیں اور گھر تباہ و برباد ہو جاتے ہیں اور میرے علاقے کے لوگوں کو نقل مکانی کرنی پڑتی ہے۔ ہیڈ تونسہ بیراج میرے حلقہ کے اندر واقع ہے۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ میرے علاقے کو سیلاب کی تباہ کاریوں اور دریائی کٹاؤ سے محفوظ رکھنے کے لئے وہاں پر ایک بند تعمیر کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کے آخر میں اپنے قائد عمران خان صاحب کے حوالے سے مطالبہ کروں گا کہ ان کے خلاف درج کی گئی جھوٹی FIRs کو ختم کیا جائے۔ اسی طرح میری پارٹی کے ورکرز پر جو جھوٹی FIRs درج کی گئی ہیں یہ بھی ختم کی جائیں۔ ہم پُرامن لوگ اور محب وطن پاکستانی ہیں۔ ہم ان FIRs سے ڈرنے والے نہیں ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ ہم ان کو قانونی طریقے سے face کریں گے۔ اس ملک میں صرف میرے قائد عمران خان صاحب ہی خوشحالی لا سکتے ہیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ عمران خان اس ملک میں ترقی لائیں گے اور عمران خان کی وجہ سے ہی میرا ملک ترقی کرے گا۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، قریشی صاحب! بڑی مہربانی۔ جی، اب محترمہ عظمیٰ کاردار بات کریں گی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم It's a very historic time in Punjab کہ ہماری ایک iron lady وزیر اعلیٰ بنی ہیں اور انہوں نے بہت کم دنوں میں 28 سے زیادہ projects کو منظور کر کے pipeline میں ڈال دیا ہے۔ ہمارا مقابلہ کرنا تو بنتا ہے کیونکہ ہمارے جو وسیم اکرم پلس تھے یعنی بزدار صاحب وہ پلس کی بجائے minus میں زیادہ جاتے تھے۔ انہوں نے تو آتے ہی بھٹہ مزدوروں کے بچوں سے ان کی تعلیم چھین لی تھی جسے اب ہماری وزیر اعلیٰ نے شروع کروایا ہے۔

جناب سپیکر! میاں محمد شہباز شریف صاحب نے Punjab Rural Roads Programme شروع کیا تھا اور پورے پنجاب میں Farm-to-market roads پھیلائی تھیں۔ آپ یقین کریں کہ پچھلے چار سالوں میں ان میں سے کسی سڑک کی مرمت پر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا گیا۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! یہ غلط بیانی کر رہی ہیں۔ یہ حقائق پر بات کریں۔

جناب سپیکر: شہباز احمد صاحب! میری بات سُنیں۔ .Please do not interrupt بجٹ پر عام بحث آپ معزز اراکین کی وہ opportunity ہے جس میں کسی کو interrupt نہیں کرنا چاہئے۔ .This is in favor of the Honorable members لہٰذا محترمہ عظمیٰ کاردار کو بات کرنے دیں۔ یہ آپ اور ان کا حق ہے۔ جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ہمارے اس موجودہ بجٹ میں roads repair کے لئے 127۔ ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اور ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے حکم دیا ہے کہ پورے پنجاب کی 500 سو سڑکوں کی چھ مہینوں کے اندر اندر مرمت کی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس کے بعد ہیلتھ سیکٹر پر آتی ہوں پچھلے چار سال میں ہم نے سب سے بڑا جو scam دیکھا وہ health card کا تھا۔ Public Accounts Committee of National Assembly نے جب اُن کی auditing and accounting کی تو پتا چلا کہ قومی خزانے کو 60 ارب روپے کا ٹیکہ لگایا گیا ہے۔ سرکاری ہسپتالوں کا ستیاناس ہو گیا، پرائیویٹ ہسپتالوں کی چاندی ہو گئی، تمام سرکاری ڈاکٹرز نے پیسے بٹورنے کے لئے مریضوں کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں بھیجنا شروع کر دیا جس کی وجہ سے DHQ's and BHQ's میں free medicines بھی بند کی گئیں۔ کسی کو free medicines نہیں ملیں جو میاں شہباز شریف صاحب نے شروع کروائی تھیں۔ بانی پی ٹی آئی کا یہ حال ہے کہ اُن کی ٹانگ میں جب گولی لگی تو بجائے اس کے کہ وہ قانونی طریقے سے کسی گورنمنٹ ہسپتال میں medico legal کراتے، وہ 3 گھنٹے بعد شوکت خانم ہسپتال، لاہور پہنچے اور وہاں سے medico legal کرایا تو یہ ان کا حال ہے۔ کل حزب اختلاف والے کہہ رہے تھے کہ تمام وزراء اور معزز اراکین حزب اقتدار اگر سرکاری ہسپتال میں علاج کرائیں گے تو بہتری آئے گی تو آپ لوگ پہلے

اپنے بانی پی ٹی آئی کو کہہ دیں کہ خدا کے لئے کسی گورنمنٹ ہسپتال میں جا کر medico legal کرا لیتے جو کہ ایک قانونی requirement تھی وہ انہوں نے پوری نہیں کی۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن حزب اختلاف جناب بشارت علی نے
اپنی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے hooting کی)

جناب سپیکر: محترمہ! ایک second تشریف رکھیں۔ میں معزز رکن سے یہ request کروں گا کہ آپ سخت سے سخت بات اس حد تک کہ ناقابل برداشت بات بھی کہہ رہے ہوتے ہیں اور میں ان سے کہہ رہا ہوتا ہوں کہ سُنیں۔ اب آپ میں بھی اتنا حوصلہ ہونا چاہئے کہ جو تنقید وہ کریں اُسے حوصلے سے سُنیں. It has to come both ways. Carry on please.

محترمہ عظمٰی کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہاں پر PKLI کا ضرور ذکر کرنا چاہوں گی۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں state of the art hospital بنایا گیا تھا جس کا ستیاناس پھیر دیا گیا ہے۔ انہوں نے اُس ہسپتال کو ایسے طریقے سے nationalize کرنے کی کوشش کی کہ اُس ہسپتال کے سب ڈاکٹرز بھی چھوڑ کر چلے گئے اور اُس ہسپتال کی performance zero پر آگئی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں بات کرنا چاہوں گی کہ محترمہ وزیر اعلیٰ نے ابھی ایک air ambulance کا وعدہ کیا تھا۔ محترمہ وزیر اعلیٰ صاحبہ نے مریضوں کو لانے کے لئے اپنا helicopter دے دیا ہے۔ آپ اس کے برعکس دیکھیں کہ بنی گالہ سے ایک helicopter روزانہ اُڑتا تھا اور Prime Minister House میں land ہوتا تھا اور اُس پر قومی خزانے کے چار ارب روپے taxpayer کے لگے اور اُس helicopter کی ایک گھنٹے کی running کا اڑھائی لاکھ روپے کا خرچہ تھا۔ فرق صاف ظاہر ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں کسانوں کی بات کرتی ہوں۔ میں PODA کی مثال دوں گی انہوں نے جو ایک city بنا کر mafias کو آگے کھڑا کر دیا۔ انہوں نے کسانوں کا استحصال کیا، کسانوں کو پولیس سے ڈنڈے پڑوائے، اُن کی زمینیں زبردستی چھینیں تو انہوں نے کسانوں کے ساتھ یہ حال کیا تھا۔ آج آپ دیکھیں کہ انہوں نے زرعی زمین کا ستیاناس کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے بجٹ میں ایک بہت important نکتہ local government کا ہے جس کے لئے 127 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ یہ چار سالوں میں local government کا قانون نہیں بنا سکے اور کوئی الیکشن نہیں کرا سکے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ grass roots level پر جا کر دیکھ لیں پنجاب کے لوگوں نے بہت پریشانیاں اُٹھائی ہیں۔ اُن کے پاس نہ street lights ہیں، نہ اُن کا sewerage کا کوئی مسئلہ حل ہوا ہے، نہ اُن کا صفائی کا کوئی مسئلہ حل ہوا ہے کیونکہ local government ہی نہیں تھی۔ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ اس حوالے سے بہت committed ہیں اور انہوں نے اتنی خطیر رقم اس لئے رکھی ہے کہ ہم نے local government کو آگے لے کر بڑھنا ہے کیونکہ اس کے بغیر ہم grass roots level پر عوام کو relief نہیں دے سکتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سڑکیں اور تو کہیں نہیں بنیں لیکن ایک ہماری de-facto Chief Minister تھیں جن کا نام فرح گوگی تھا۔ آپ اُن کے گاؤں ذرا جا کر دیکھیں وہاں پر پیرس جیسی سڑکیں بنی ہیں۔ اُن کے پاس کوئی public office نہیں تھا پھر بھی انہوں نے سارا پیسا اپنے گاؤں میں جا کر لگایا۔ posting and transfer سے بنایا ہوا پیسا وہ money laundering کر کے باہر لے گئیں۔ اب وہ خود بھی بھگوڑی ہیں، اُن کے میاں بھی بھگوڑے ہیں، سب اشتہاری ہیں اور قوم کا پیسا لوٹ کر باہر لے گئے تو ہم نے پچھلے چار سال میں ان کی یہ کارکردگی دیکھی۔

MR SPEAKER: We are crossing the limit of 5 minutes. Windup please.

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں خواتین کے حوالے سے صرف ایک دو باتیں کرنا چاہوں گی۔ یہاں پر ایک اور معزز رکن نے بھی بات کی تھی کہ ملتان میں ہمارا state of the art violence against women center ہے اُس کو replicate کرنا بہت ضروری ہے۔ پنجاب کے تمام اضلاع کے دارالامان کو بھی اگر اُن کے ساتھ club کر لیں تو ہمارے خزانے پر بھی اتنا بوجھ نہیں پڑے گا۔ اُن سب کو upgrade کر لیں کیونکہ اگر ہم اپنی خواتین کو safe public places provide نہیں کریں گے تو وہ نہ باہر نکل سکیں گی اور نہ GDP میں اپنا حصہ ڈال سکیں گی تو میں اس لئے request کرتی ہوں کہ اس پر ضرور توجہ دی جائے۔ اُن کے لئے working women hostels کا تو Chief Minister صاحبہ نے already حکم دے دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک آخری شعر کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتی ہوں:

وطن کے جاں نثار ہیں وطن کے کام آئیں گے
ہم اس زمیں کو ایک روز آسماں بنائیں گے

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ ملک فہد مسعود صاحب!

ملک فہد مسعود: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد و ایاک نستعین O یا اللہ تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میرا تعلق ضلع راولپنڈی کے ایک چھوٹے شہر واہ کینٹ سے ہے اور آج مجھے یہ موقع ملا کہ میں اسمبلی میں اپنی پہلی تقریر کر رہا ہوں۔ میرا دل تو یہ تھا کہ بجٹ کے حوالے سے یہاں پر جو چیزیں پیش کی گئی ہیں آپ سے تھوڑا ٹائم لے کر اُن پر discussion کی جائے لیکن کل سے حکومتی بنچز کی طرف سے جو تقاریر کی جا رہی ہیں وہ کچھ اسی طرح کی ہیں جس طرح ہم الیکشن کے دنوں میں تقریریں کرتے ہیں اور جن کا بجٹ سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہوتا تو میں بھی اس حوالے سے مجبور ہوں۔ یہاں پر میرے بھائی بیٹھے ہیں جنہوں نے سرائیکی میں تقریر کی اور شاید ان کا مقصد یہ تھا کہ یہ جو باتیں کر رہے ہیں وہ کم لوگوں کو سمجھ آئیں کیونکہ سچائی سے اُن باتوں کا تعلق نہیں تھا۔ انہوں نے پاکستان کا وہ نقشہ پیش کیا کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے یہ ملائشیا اور سنگاپور کی بات کر رہے ہیں۔ میرا تعلق ایک شہری علاقے سے ہے، نہ تو میں جنوبی پنجاب کے کسی پسماندہ علاقے سے تعلق رکھتا ہوں، نہ میرا تعلق سندھ کی کسی گوٹھ سے ہے۔ آئیں میں آپ کو اپنے شہر میں لے کر چلتا ہوں اور وہاں پر آپ کو دکھاتا ہوں کہ آپ نے دودھ اور شہد کی جو نہریں بہائی ہیں اُن کا کیا حال ہے۔ میں education کی بات کروں یا health کے حوالے سے بات کروں یا law and order کی بات کروں۔ بدقسمتی سے ان 75 سالوں میں اس ملک کا ہر وہ شعبہ جس کو اس ملک کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے تھا، وہ تباہی اور بربادی کا شکار ہے۔ میں law and order کے حوالے سے بات کروں تو پولیس کے محکمے کے حوالے سے مجھے بات کرنی پڑے گی کیونکہ پچھلا ایک سال ہم نے اور پاکستان تحریک انصاف کے ہر اُس شخص نے جس تکلیف اور کرب میں گزارا، جس شخص کا تعلق اُس جماعت کے ساتھ تھا، خواہ وہ کارکن تھا،

خواہ وہ voter/supporter تھا یا لیڈر تھا اُس پر جس ظلم اور جبر کے پہاڑ توڑے گئے اُس کی مثال آپ کے سامنے ہے اور آپ بھی اُن سے بخوبی واقف ہیں۔ ظلم تو یہ ہے کہ یہ سلسلہ ابھی تک تھما نہیں ہے اور میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا بلکہ میں نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ آج کل ہمارے تھانوں کی جو بدترین صورتحال ہے آج سے پہلے وہ نہیں تھی۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ پولیس کو پچھلے ایک سال کے دوران جس طرح استعمال کیا گیا۔ پولیس کو ذاتی ملازمین کے طور پر استعمال کر کے ہماری جماعت کے لوگوں پر جو ظلم و ستم کیا گیا وہ بھی قابل مذمت ہے۔

جناب سپیکر! میری پاکستانیت، آپ کی پاکستانیت یا ان کی پاکستانیت ایک جیسی ہے اور اس پر کوئی شک نہیں کر سکتا لیکن ظلم یہ ہے کہ جب کوئی ایسا موقع خواہ وہ 14۔اگست ہو یا 23۔مارچ ہو۔ اس دن کے حوالے سے تمام لوگوں کو آزادی ہے کہ وہ اپنے پروگرامز رکھتے ہیں لیکن جب میری جماعت کی طرف سے ایسا کوئی پروگرام رکھنے کا plan جاری ہوتا ہے تو راتوں رات آپ کے مقامی تھانوں میں "ن" لیگ کے [*****] بیٹھ کر وہاں lists تیار کرواتے ہیں اور شریف لوگوں کی پگڑیاں اچھالتے ہیں۔

MR SPEAKER: I expunge the word.

ملک فہد مسعود: جناب سپیکر! یہ حقیقت ہے جو میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ شریف لوگوں کو جو کاروباری ہیں، تاجر ہیں جو مڈل کلاس سفید پوش اور نوکری پیشہ لوگ ہیں۔ ان کی lists بنا کر راتوں رات ان کو ان کے گھروں اور دکانوں سے اٹھا کر رشوت طلب کر کے ان کو چھوڑا جاتا ہے کہ اگر رشوت نہ دی تو تم پر دہشتگردی کے پرچے بنائے جائیں گے۔

جناب سپیکر! شاید ان چیزوں کا میں یہاں پر ذکر نہ کرتا لیکن چونکہ یہ facts and reality ہے اور ایسا ہو رہا ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ فوری طور پر ان چیزوں پر action لیا جائے اور ان چیزوں کی [****] کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ پولیس کا محکمہ جس کے بارے میں آج کہا جاتا ہے کہ اس کا یونیفارم تبدیل کیا جائے گا۔ میں آپ کو وثوق کے ساتھ کہتا

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

ہوں کہ چاہے آپ ان کو تھری پیس سوٹ پہنا دیں یا انہیں دھوتی کُرتا پہنا دیں۔ آپ جب تک ان کاmindset تبدیل نہیں کریں گے تب تک ان میں بہتری نہیں آئے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی سے متعلقہ ایک چیز ہے کہ تحصیل اور پٹوار کے جو دفاتر واہ کینٹ میں ہیں۔ میں ذاتی طور پر وہاں کاvisit بھی کر چکا ہوں اور مجھے افسوس ہوا کہ میں جب عوامی شکایات کے حوالے سے وہاں پر گیا تو لوگوں کی ایک لمبی قطار وہاں پر موجود تھی۔ میرے شہر کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ شرح خواندگی 90 فیصد سے زائد ہے۔ مجھے افسوس ہوا کہ میں نے جب وہاں پر عوام کی قطار دیکھی اور اس ایک قطار میں عورتیں، مرد اور بزرگ اکٹھے کھڑے تحصیلدار صاحب کی آمد کے منتظر تھے۔ وہاں معلوم کرنے پر پتا چلا کہ ہفتوں گزر جاتے ہیں اور تحصیلدار صاحب تحصیل آفس کارُخ تک نہیں کرتے۔ اس مسئلے کے بارے میں اسسٹنٹ کمشنر سے بات کی گئی تو دو چار دن تو انہوں نے حاضری لگوائی لیکن اس کے بعد دوبارہ وہاں یہی صورتحال ہے۔ ان کو یہاں سے یہ پیغام بھیجا جائے کہ اپنی ڈیوٹی اور ذمہ داری بھرپور طریقے سے سرانجام دیں اور لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے ہفتہ میں زیادہ نہیں تو چار دن وہاں پر مستقل بیٹھیں اور لوگوں کے ٹرانسفر اور بیانات کے حوالے سے مسائل کو حل کریں۔

جناب سپیکر! میں تعلیم کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے علاقہ میں پنجاب کے سکولوں کی جو حالت زار ہے وہ انتہائی ابتر ہے۔ ہم نے 2018 کے بعد بہت سے مڈل سکولوں کو ہائی سکول کیا ہے لیکن اب وہاں پر پوزیشن یہ ہے کہ وہاں پر کمروں کے حوالے سے بے تحاشا مسائل ہیں۔ وہاں پر کمرے ناپید ہیں۔ ہمارے بچے جو وہاں پر تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں ان کے بیٹھنے کے لئے فرنیچر کی بھی کمی ہے۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ متعلقہ محکمہ اور وزارت کو یہ تنبیہہ کی جائے کہ میرے شہر کے اندر سرکاری سکولوں کی حالت زار کے بارے میں بھی اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارے شہر میں واہ جنرل ہسپتال کے نام سے سفید ہاتھی گزشتہ دس سالوں سے موجود ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ دس سال گزرنے کے باوجود اب بھی وہاں ایکسرے مشین، الٹرا ساؤنڈ مشین اور بنیادی ضروریات بھی اس ہسپتال میں ناپید ہیں۔ اس ہسپتال میں ڈاکٹرز اور سٹاف کی کمی ہے اور مریض اپنی بیماری کے مسائل کے حوالے سے راولپنڈی اور اسلام آباد کارُخ

کرتے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس کا بھی visit کیا جائے اور اس کو DHQ کا درجہ دیا جائے۔ میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جتنی باتیں میں نے یہاں پر کی ہیں ان پر عملدرآمد کرایا جائے گا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! شکریہ۔ جناب طارق مسیح گل!

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! شکریہ۔ اونچی عالم۔ مولود مقدس۔ حیات اقدس۔ وفاق اجل میری مراد خداوند یسوع مسیح کے جلالی قدوس مبارک پوتر زندگی بخشام میں آپ کی اور اس مقدس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام بہنوں بھائیوں کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں خدائے ذوالجلال کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو مجھے آج تیسری مرتبہ اس ایوان میں لایا۔ میں اپنی پارٹی کی قیادت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے پیار دیا، محبت دی اور مجھے اس قابل سمجھا کہ میں اس ایوان میں پہنچ کر پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب میں رہنے والی اقلیتوں کے بارے میں بات کروں اور ان کے مسائل پر بات کروں۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلی بات تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ کو جس شخص نے پیش کیا ہے۔ وہ درویش باپ کا درویش بیٹا ہے۔ وزیر خزانہ نے بہت خوبصورت انداز میں یہاں پر بجٹ پیش کرتے ہوئے نوجوانوں کی بات کی، نوجوان بیٹیوں کی بات کی، ان کی تعلیم کی بات کی، بزرگوں کی صحت کی بات کی، نوجوانوں کے لئے parks اور grounds کی بات کی اور ہر ڈیپارٹمنٹ کو سامنے رکھا۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ جنہوں نے بجٹ دیا ہے وہ ملک اور عوام کے دشمن ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ عوام دوست بجٹ ہے۔ اس بجٹ میں کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کو ignore نہیں کیا گیا۔ یہاں پر حکومت اور اپوزیشن کے بنچوں کو مدنظر رکھتے ہوئے برابر بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے تیسری بار خداوند باری تعالیٰ نے یہاں پر بھیجا ہے۔ میں نے جو پچھلا دور حکومت دیکھا ہے۔ میں یہاں پر روتا رہا، چلاتا رہا اور بہت زیادہ آواز بلند کرتا رہا لیکن میری ایک نہ سنی گئی۔ میری قوم کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا تھا وہ میں آج بیان کروں تو میں یہ کہنے پر

مجبور ہوں کہ یہ میرے بھائی کبھی بھی ایسی بات نہیں کریں گے کیونکہ دُختر پاکستان میری اور آپ کی بہن جس طریقے سے آج اس ایوان میں وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے تشریف فرما ہوئی ہیں۔ اس کی مثال پاکستان کی 75 سالہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! 75 سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ ہماری وزیر اعلیٰ پاکستان کے صوبہ پنجاب کی پہلی خاتون ہیں جنہوں نے آتے ہی پاکستان کے پرچم کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ عوام کے سامنے بیان کیا ہے۔ وہ جب آئیں تو انہوں نے سب سے پہلے تمام ڈیپارٹمنٹس کو دیکھتے ہوئے اور تمام اقلیتوں کے لوگوں کو دیکھتے ہوئے جب پاکستانی پرچم کو دیکھا تو اس کے اندر سبز اور سفید رنگ تھا۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آج میں اس خاتون کو، دُختر پاکستان کو، اس کی شخصیت کو، اس کے وژن کو، اس کی سوچ کو اور اس کی نظر کو salute پیش کرتا ہوں کہ جس خاتون کے اندر پاکستان میں رہنے والے تمام اانسانوں کے لئے برابر ہمدردی ہے۔ اس نے جب بھی بات کی تو اس نے کہا کہ میں آج بہت خوش ہوں کہ یہاں پر آج کوئی پگڑی پہن کر آیا ہے، کوئی Cross پہن کر آیا ہے اور کوئی اپنے گلے میں رومال ڈال کر آیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اکثریت کے ساتھ اقلیت کو انہوں نے ignore نہیں کیا۔

جناب سپیکر! آج یہاں پر بڑی بڑی باتیں ہو رہی ہیں کہ حکومتی بنچوں والے عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں۔ اوہ میرے بھائی عجیب بات اس وقت ہوتی تھی جب ساڑھے تین سال کی حکومت میں آپ لوگوں نے پاکستان کا نقصان کیا اور تحریک انصاف نے صرف ایک بات ضرور سکھائی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے پاکستان کے اندر رہنے والے باپ کے خلاف بیٹے کو کر دیا، ماں کے خلاف بیٹی کو کر دیا، ساس کے خلاف بہو کو کر دیا اور بدتمیز لوگوں کو appreciate کرنا شروع کر دیا۔

جناب سپیکر! آج وہ وقت ہے کہ پاکستان کا نام پوری دنیا میں جن لفظوں میں پکارا جاتا ہے وہ ہمارے لئے اور سب سے بڑھ کر ان لوگوں کے لئے باعث شرم کی بات ہے۔ آج یہ بات تو بڑی کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کیا۔ او بھائی قائد محترم میاں نواز شریف نے اس ملک کو 11 ہزار میگاواٹ بجلی دی لیکن آپ کی نااہل حکومت نے اس machinery کو اور ان پلانٹ کو زنگ آلود کر دیا۔

جناب سپیکر: اجلاس کا وقت ایک گھنٹے کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! وہ 11 ہزار میگاواٹ بجلی جو میرے اور آپ کے قائد نے اس ملک کو دی ان کی نااہلیت کی وجہ سے وہ آج بجلی اتنی درکار ہے کہ آج بجلی کا ریٹ کہاں تک جا رہا ہے۔ یہ تحفہ ہماری طرف سے نہیں ہے یہ گفٹ پاکستان مسلم لیگ نون کی طرف سے نہیں ہے یہ تحریک انصاف پاکستان کا تحفہ غریب عوام کو دیا گیا۔ آج غریب عوام بجلی کے بلوں سے تنگ ہیں۔ لیکن ہم اس امید کے ساتھ ان کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ وقت گزرنے دو ابھی تو جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: طارق صاحب wind up کریں۔

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! جی بس تھوڑا سا وقت مجھے ایک صحافی نے پوچھا طارق صاحب آپ پہلے مہنگائی کی وجہ سے روٹیوں کا اور سبزیوں کا ہار پہن کر آئے تھے۔ کیونکہ مہنگائی در مہنگائی ہوتی جا رہی تھی میں نے کہا میں تین سال کے بعد آیا ہوں آج مہنگائی ہمیں وراثت میں ملی ہے۔ آخر میں صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں زیادہ لمبی بات نہیں ہونے دیتے لیکن صرف دو منٹ مجھے اگر مل جائے تو آپ کی مہربانی ہو گی میں اپنی minorities کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی تجویز دے لیں۔

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! یہاں پہ قبرستان کی بات کی گئی لاہور کے اندر PP-163 NA-127 میں قبرستان کی ضرورت ہے۔ اس کو بھی نوٹ کیا جائے یہ وہ حلقہ ہے جہاں پر بہت بڑی کرسچن آبادی ہے۔ مسیحی لوگ، مریم کالونی، گرین ٹاؤن اور باگڑیاں میں بہت زیادہ تعداد میں رہتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس قبرستان نہیں ہے۔ پچھلے ہفتے کی بات ہے وہاں پر ایک فوتید گی ہوئی میں اس لئے وہاں گیا تو قبرستان میں دفنانے کے لئے کوئی جگہ بھی نہ تھی۔ دوسرے قبرستان میں جا کر میں نے اپنے pastor سے وہاں کی انتظامیہ سے request کر کے اس مردہ کو دفنایا میں ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ اس جگہ کے رہنے والے لوگوں کو ضرور قبرستان کی جگہ مہیا کی جائے۔ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: طارق صاحب wind up کریں. Last 30 seconds please wind up کریں۔

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میری قائد میری لیڈر دخترِ پاکستان نے پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ہر گھر کی ہر دہلیز پر جو یہ رمضان پیکج پہنچایا ہے یہ بھی ایک مثال ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔طارق صاحب You are exceeding the time. I have ten more members to speak. دو دفعہ آپ کو ٹائم دے چکے ہیں۔

جناب طارق مسیح: جناب سپیکر! صرف ایک بات کرنی ہے۔میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خاتون اول جو پچھلی تھی ان کا نام بھی ہے آپ یاد رکھیں گے اور ان کی پارٹنر فرح گوگی کا بھی نام یاد رکھیں گے۔لیکن مریم نواز کا نام دل کی دھڑکن بن چکا ہے دلوں میں سما چکا ہے، دل کے اندر لکھا جا چکا ہے، ہر زبان پر ایک ہی نام ہے کہ پاکستان کی سب سے بڑے صوبہ پنجاب کی اگر کوئی CM آئی ہے تو اس کا نام مریم نواز ہے اور وہ دانستہ لوگوں کو انصاف دینے کے قابل ہیں۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔جناب خالد جاوید!

جناب خالد جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایاک نعبد و ایاک نستعین o جناب سپیکر! میں نے تھوڑی سی تقریر لکھی ہے کہ ٹائم ضائع نہ ہو میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: خالد صاحب! آپ سے درخواست کروں گا رولز کے مطابق آپ لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھ سکتے آپ اس سے پوائنٹس لے لیں۔

جناب خالد جاوید: جناب سپیکر! جی پوائنٹس ہی لکھے ہیں۔میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے فلور دیا میں جناب خالد جاوید آرائیں پی پی۔210 جہانیاں سے جو ضلع خانیوال کی ایک چھوٹی سی تحصیل ہے وہاں سے پہلی دفعہ یہاں اسمبلی میں آیا ہوں میں حیران ہوں اپنے فاضل ممبر طارق مسیح صاحب سے جو یہاں پر جو بڑی بڑی باتیں کر رہے ہیں۔تین دفعہ یہ جیت کر آئے ہیں۔میں اپنی تقریر پر بعد میں بات کروں گا پہلے میں ان سے ذرا بات کر لوں تین دفعہ یہ اسی پلیٹ فارم پر جیت کے آئے اور problems آ کر یہاں پر بتاتے ہیں۔problems تو ہم نے بتانی ہیں۔جو 25،30 سالوں سے ہم اس حکومت کو face کر رہے ہیں۔یہ تو ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم problems بتائیں میں گزارش کروں گا ہماری تحصیل جہانیاں ہر لحاظ سے بہت پسماندہ ہے۔اگر

صحت کا شعبہ دیکھا جائے ہمارے ہاں ایک ہسپتال تقریباً50 سال سے ہے۔اس کے اندر کوئی machinery نہیں ہے۔اگر کوئی ہے تو وہ خراب ہے، سٹاف پورا نہیں وہاں پر جب بھی کوئی patient وہاں پر جاتا ہے تو اس کو خانیوال ریفر کر دیا جاتا ہے، خانیوال جب پہنچتا ہے تو اس کو بول دیا جاتا ہے کہ اب ملتان نشتر ہسپتال چلے جائیں۔ آپ سے گزارش ہے اتنی دیر میں تو وہ patient اللہ کو پیارا ہو جاتا ہے۔ میری آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ نوٹس لیا جائے۔ جہانیاں شہر کا جو گورنمنٹ کا ہسپتال ہے اس کے اندر مشینری کو پورا کیا جائے اور خصوصی طور پہ اس پہ نوٹس لیا جائے کہ کیا وجہ ہے اتنے سالوں سے وہ ہسپتال بنا ہوا ہے اور اس کے اندر سہولیات نہیں ہیں اور سٹاف پورا نہیں ہے اس میں trauma center کا قیام ہونا چاہئے۔ بی ایچ یو اور آر ایچ سی کے حالات بہت بُرے ہیں۔ وہاں پر میڈیسن نام کی چیز کوئی نہیں ہے patients کو انسولین وہاں پر نہیں ملتی اور ایمبولینس جہانیاں تحصیل کے لئے دیکھنے کو کوئی نہیں ملتی سٹاف کی کمی بہت ہے۔ صحت کے پراجیکٹ اگر دیکھے جائیں پورے پنجاب میں تو وہ سارے کے سارے لاہور کے اندر ہیں اور جنوبی پنجاب کے اندر کسی جگہ پر صحت کے بڑے پراجیکٹ نہیں ہیں۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ پارٹی کو چھوڑ کر، کوئی بھی پارٹی ہو اور کسی بھی پارٹی سے تعلق ہو تو جنوبی پنجاب کو سہولیات میسر ہونی چاہئیں۔ جنوبی پنجاب کو باقی پنجاب کی طرح سمجھا جائے، لاہور کی طرح سمجھا جائے اور اس کی پسماندگی کو بھی دور کیا جائے۔ یہ ہماری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے۔

جناب سپیکر! جہانیاں تحصیل ملتان شہر سے تقریباً45 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ میری گزارش ہے کہ تحصیل جہانیاں کے بچوں اور بچیوں کو پڑھنے کے لئے بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں جانے کے لئے بہت مشکلات ہیں۔ اس بجٹ پر بحث کا موقع ملنے پر میں آپ سے گزارش کروں گا کہ بہاؤالدین زکریا یونیورٹی کا کیمپس ہماری چھوٹی سی تحصیل جہانیاں میں بھی ہونا چاہئے تاکہ غریب طلباء وطالبات اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب سپیکر! میں حیران ہوں کہ طارق مسیح صاحب نے اگر بجٹ سٹڈی کیا ہوتا تو یہ خود بولتے کہ اقلیت اور مسیحی برادری کے لئے بجٹ میں ان کی حکومت نے کوئی چیز نہیں رکھی لیکن انہوں نے یہ پوائنٹ raise نہیں کیا لیکن میں آپ سے گزارش کروں گا کہ بجٹ کے اندر مسیحی برادری کے لئے بھی فنڈز رکھے جائیں۔

جناب سپیکر! زراعت کے حوالے سے عرض کروں گا کہ ہر آنے والی حکومت یہ بات کرتی ہے کہ زراعت ملکی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہے اور ہر فورم پر یہ بات ہوتی ہے لیکن ہر کوئی اس ریڑھ کی ہڈی میں زہر کا ٹیکہ ٹھوک کر چلا جاتا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس دور میں لوگ کھاد کے لئے پیسے لے کر در بدر پھرتے ہیں لیکن انہیں حکومت کے مقرر کردہ rates پر کھاد نہیں ملتی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ انہیں حکم دیا جائے کہ کھاد ہر حال میں کاشت کاروں کو کنٹرول rates پر مہیا کی جائے۔ زرعی ادویات معیاری نہیں ہیں اور میری تحصیل جہانیاں میں نہری پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے کیونکہ نہروں کا پانی ٹیلوں پر نہیں پہنچتا۔ کسی دور میں ہماری نہریں پختہ ہوئی تھیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہمارے علاقے کی 5-R, 3-R اور 10-R کی نہروں کا level صحیح نہیں ہے۔ لاہور سے نیسپاک کی ٹیم گئی جس نے کام کیا لیکن نہروں کا level صحیح نہیں ہوا جس کی وجہ سے ٹیل پر پانی نہیں پہنچتا اور کاشت کار متاثر ہوتے ہیں۔ انہوں نے بارہا road block کئے لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس حوالے سے بھی کوئی ایک کمیٹی بنا کر کاشت کاروں کے مسائل حل کئے جائیں۔

جناب سپیکر: خالد صاحب! Wind up کریں۔

جناب خالد جاوید: جناب سپیکر! میں اس اسمبلی میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں اپنے ووٹوں سے نہیں آیا بلکہ میں عمران خان صاحب کے ووٹوں کی وجہ سے منتخب ہو کر آیا ہوں کیونکہ میں جس ووٹر کے پاس بھی گیا تو انہوں نے کہا کہ چونکہ آپ پی ٹی آئی کے امیدوار ہیں تو ہم نے آپ کو عمران خان صاحب کی وجہ سے ووٹ دینا ہے۔ میں اپنے ضلع خانیوال سے واحد امیدوار ہوں جو اپنے حلقے سے پی ٹی آئی کی طرف سے منتخب ہو کر آیا ہوں اور صرف اور صرف عمران خان کی وجہ سے آیا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! Please wind up کریں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ شازیہ عابد کی طرف سے "بس کرو، بس کرو" کی آوازیں)

جناب خالد جاوید: جناب سپیکر! بس ایک منٹ میں مکمل کرتا ہوں۔ میں اس معزز ایوان میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں فارم 47 کی پیداوار نہیں ہوں۔ میری فاضل رکن بار بار مجھ پر فقرے کس

رہی ہیں تو میں انہیں بتا رہا ہوں کہ اگر یہ باز نہ آئیں تو صرف اتنا کہنا ہے کہ "پی پی آپ کا فارم 47 چیک کروادوں گا" تو یہ چُپ ہو جائیں گی۔ ان کی گنتی دوبارہ کروادیں تو یہ دوبارہ نہیں بولیں گی۔

جناب سپیکر: خالد صاحب! جلدی سے اپنی تقریر مکمل کریں۔

جناب خالد جاوید: جناب سپیکر! میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ میں نے جو گزارشات وزیر موصوف کی خدمت میں پیش کی ہیں، انہیں note فرمائیں اور ان پر عملدرآمد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب رئیس نبیل احمد!

جناب رئیس نبیل احمد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ جیسے اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میرا تعلق پنجاب کے آخری حلقے سے ہے کیونکہ میں سندھ سے border کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں دوسری بار منتخب ہو کر اس معزز ایوان کا حصہ بنا ہوں جس پر میں اپنی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی اور اپنی اعلیٰ قیادت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں وزیر خزانہ کو بھی ان مشکل حالات میں بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ بہت مشکل حالات کے اندر مسلم لیگ (ن) نے بجٹ پیش کیا ہے جس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی دعا گو بھی ہوں کہ حکومت وزیر اعلیٰ صاحبہ کے وژن پر proper طریقے سے عملدرآمد بھی کر سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کچھ تجاویز بھی پیش کرنا چاہوں گا۔ یہاں پر موجود فاضل اراکین نے زراعت سے متعلق بات کی ہے۔ ہمارا ضلع سب سے زیادہ زراعت پر ہی focused ہے جس پر میں وزیر خزانہ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس بات کو ضرور ensure کروائیں کہ ہمارے پاس کھاد کا بہت اہم مسئلہ ہوتا ہے۔ کھاد زراعت کے لئے سب سے اہم چیز ہے تو اس issue کو kindly resolve کروایا جائے اور ساتھ ہی میں ایک request کروں گا کہ ہمارے ریسرچ سنٹروں پر محترم وزیر خزانہ focus کروائیں کہ ریسرچ کو بہتر بنایا جائے تاکہ ہم اپنا seed grow کریں اور اپنا seed بنائیں جس سے ہماری زراعت بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر! ہمیں energy crisis کا سامنا ہے جس پر میں چاہوں گا کہ زرعی ٹیوب ویلوں کو سولر کی طرف shift کیا جائے۔ آپ بجٹ کے اندر سولر کو ضرور حصہ بنائیں اور کسانوں کی ٹربائن ٹیوب ویل کو سولر کی طرف shift کریں جس سے ہمیں یہ فائدہ ہو گا کہ energy crisis کو ختم کرنے میں بڑی مدد مل سکے گی۔

جناب سپیکر! میرے علاقے میں لاء اینڈ آرڈر کا بڑا مسئلہ رہتا ہے اور میں بجٹ کے دوران اس لئے بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ "سیف سٹی" جس طرح لاہور اور باقی ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں "سیف سٹی" موجود ہے کیونکہ میرا حلقہ riverine belt کے اوپر ہے جو کہ کچے کے بالکل ساتھ ہے بلکہ کچے کا بھی کچھ area is in my constituency تو میں وزیر خزانہ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمیں "سیف سٹی" کا حصہ بنایا جائے۔ ہمارے ضلع میں خاص طور پر صادق آباد بھونگ کے ایریا میں اور میرا جو border area سے منسلک ہے جس میں مائی چوک، کوٹ سبزل، سنجے پور اور احمد پور لمہ کے areas بھی ہیں تو مہربانی کر کے یہاں پر "سیف سٹی" کو ensure کروایا جائے کیونکہ یہ آپ کا causeway ہے اور route way ہے it is also a tribal border and Finance Minister Sahib اگر اس کو kindly note کریں کہ Tribal border ایک طرف کشمور ہے جہاں سے بلوچستان کو راستہ جاتا ہے اور دوسری طرف گھوٹکی ہے تو یہی راستہ ہے جہاں سے آپ کے criminal elements آتے ہیں from the kacha اگر آپ "سیف سٹی" کو borders کے اوپر ensure کروالیں اور بجٹ میں اس کے لئے کوئی پیسے رکھ لیں تو اس سے ہمارے ہاں لاء اینڈ آرڈر میں بھی بڑی بہتری آسکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ سے متعلقہ مسائل کی نشان دہی کرنا چاہوں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی پنجاب میں اپوزیشن کا حصہ رہی ہے اور اس دفعہ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور we are part of the Government تو ہمیں وہاں پر کافی سارے مسائل کا سامنا ہے جن میں پینے کے پانی کا سب سے بڑا مسئلہ ہے کیونکہ وہاں کے ہمارے غریب لوگ اور غیور عوام پینے کے پانی کو ترس رہے ہیں کہ ہمارے پاس میٹھا پانی نہیں ہے تو اس کے لئے میں وزیر خزانہ سے request کرنا چاہوں گا کہ اگر میرے حلقے میں سولر کے اوپر تمام یونین کونسلوں اور مواضعات کے لئے RO Plants دیئے جائیں تا کہ وہاں کے لوگوں کو پینے کا میٹھا پانی میسر ہو سکے۔

جناب سپیکر! میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے سب کیمپس کی بھی request کرتا ہوں کہ ہمیں یونیورسٹی دی جائے۔ For my constituency سکولوں اور ہسپتالوں کے لئے بھی request ہے کیونکہ وزیر اعلیٰ صاحبہ کا وژن بھی ہے کہ سکولوں کو اپ گریڈ کرنا ہے تو میرے حلقے میں کالج کی سہولیات نہیں ہیں اس لئے میں request کرتا ہوں کہ میرے حلقے میں ایک نہیں کم از کم تین چار کالج بنائے جائیں جہاں پر ہمارے بھائی اور بہنیں تعلیم حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر! جس طرح وزیر اعلیٰ صاحبہ کا "صاف پنجاب" اور "ستھرا پنجاب" کا وژن ہے تو اس حوالے سے میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ ہمارے بہت سارے issues ہیں تو پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو kindly کہا جائے کہ "ستھرا پنجاب" میں ہمیں facilitate کیا جائے تاکہ میرا حلقہ بھی clean and tidy constituency of Punjab میں شامل ہو سکے۔ میں آخر میں ایک بار وزیر خزانہ کو مبارک دیتے ہوئے دعا گو ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہماری محترمہ وزیر اعلیٰ کے وژن کے مطابق ہمارے حلقے کو اور پاکستان پیپلز پارٹی کے حلقوں کو بھی ہمیشہ priority پر رکھیں گے اور ہمارے مسائل کو حل کریں گے۔ بہت شکریہ اور مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب بشارت ڈوگر!

جناب بشارت علی: السلام علیکم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے فلسطین کے مسلمانوں کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے حکمرانوں کو ہدایت دے کہ ہم اپنے اُن بہن بھائیوں کے لئے کچھ کر سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضور ﷺ کی حدیث پاک ہے کہ تباہ ہو گئیں وہ قومیں جنہوں نے اپنی سربراہ ایک عورت کو چُنا۔ آج سے تقریباً 35 سال پہلے جب محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ اس ملک کی وزیر اعظم بنیں تو میاں محمد نواز شریف نے اسی ملک کے علماء کرام سے فتوے دلوائے کہ ایک عورت ملک کی سربراہ نہیں ہو سکتی۔ اُس وقت یہ ملک 12 کروڑ عوام کا تھا اور آج صرف اکیلا صوبہ پنجاب 14 کروڑ عوام کا ہے۔ میں حیران ہوں کہ یہاں بیٹھے ہوئے میرے بہن بھائی ایک ہی بات کر رہے ہیں۔ کوئی لکھ رہا ہے کہ ماں کا دور آ گیا، کوئی لکھ رہا ہے کہ دُخترِ پاکستان کا دور آ گیا، کوئی لکھ رہا ہے کہ ماں نے یہ کر دیا، کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ ماں نے

میرے ملک کو سنوار دیا ہے۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ ہماری بربادی کا دور آ گیا ہے۔ ہمارا ملک ایک اسلامی ملک ہے ہم اپنے قرآن و سنت کے مطابق آئین اور قانون کو دیکھتے ہیں۔ ہمارا آئین اور قانون کا پہلا جز وہی یہ ہے کہ پاکستان کا آئین قرآن و سنت کے مطابق ہو گا اور سنت میں عورت کی حکمرانی کہیں نہیں ہے۔ ہماری مائیں بہنیں جنگ میں حصہ لے سکتی ہیں، الیکشن میں حصہ لے سکتی ہیں، ہاؤس میں آ سکتی ہیں لیکن سربراہ مملکت نہیں بن سکتیں۔ یہ ہمارا مذہب کہتا ہے ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے۔

جناب سپیکر! میں بجٹ کے سلسلہ میں گزارش کروں گا کہ موجودہ بجٹ جو وزیر صاحب نے پیش کیا ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے ہم یہ کہیں کہ ہمارے یہ ساتھی 8 فروری کو جیت کر آئے ہیں۔ یہ بجٹ بیوروکریسی کا بجٹ ہے۔ ہمارے ملک کا یہ حال کب تک چلے گا کہ عوامی نمائندے اپنی قوم کے لئے، اپنے صوبے کے لئے اور اپنی عوام کے لئے بجٹ تیار نہ کر سکیں۔ کہیں سے پوچھ کر، دوسروں کا کہا ہوا اور لکھا ہوا بجٹ یہاں آ کر پیش کر دیں تو یہ ہمارے لئے بہت باعث شرم ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ میرا تعلق فیصل آباد سے ہے۔ اس وقت لاکھوں کی تعداد میں بے روزگاری آگئی ہے۔ انڈسٹری ٹیکسٹائل کا شعبہ مکمل طور پر برباد ہو گیا ہے، ملیں بند پڑی ہیں، فیکٹریاں بند پڑی ہیں، گیس اور بجلی کے ریٹ بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ میرے فاضل دوست ابھی کہہ رہے تھے کہ میاں نواز شریف صاحب نے گیارہ کارخانے بجلی کے لگا دیئے۔ میرے بھائی! یہ بھی بتا دیں کہ وہ بجلی آج اتنی مہنگی کیوں ہے؟ کیا میاں نواز شریف صاحب نے ملک کے ساتھ اچھا کیا یا ملک کو برباد کر دیا؟ آج ایک ماں اپنے ہاتھ میں بل لے کر لوگوں کے در در کی ٹھوکریں کھا رہی ہے کیونکہ اس کے پاس بل دینے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ بچوں کو خوراک دینے کے لئے اس کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ آج بھی آپ نے وہی کیا ہے جس کی وجہ سے آپ کا اتنا نام مشہور ہوا ہے یعنی پٹوار خانہ۔ 8 فروری 2008 کو جو پاکستان کے غریب لوگ تھے کیا آج 2024 میں بھی وہی ہیں؟ وہی پٹواریوں کی لسٹیں، وہی سیکرٹری یونین کونسلوں کی لسٹیں۔ کیا 2008 کے بعد کوئی غریب بیوہ نہیں ہوئی، پاکستان کا کوئی شہری غریب نہیں ہوا؟ آپ نے وہی بے نظیر انکم سپورٹس پروگرام والی لسٹیں لے لیں اور وہ دے دیں پٹوار خانے کو۔ وہ پٹواری ہماری ماؤں بہنوں کو ذلیل و خوار کر رہا ہے۔ وہ بیچاری تین تین، چار چار گھنٹے تک لائنوں میں لگی رہتی ہیں۔ سیکرٹری یونین کونسل گھر میں

روزہ افطار کر رہا ہوتا ہے، پٹواری اپنے پٹوار خانہ میں پیسے بنا رہا ہوتا ہے اور ہماری مائیں بہنیں لائنوں میں لگی ہوتی ہیں۔ کیا یہ نمائندے نہیں ہیں، کیا یہ عوام کے چُنے ہوئے نمائندے نہیں ہیں؟ اس بیوروکریسی کے ذریعے ہم کب تک اپنی عوام کا استحصال کریں گے؟ یہ نمائندے جن کو عوام نے چن کر یہاں بھیجا ہے اگر اِن پر آپ کو یقین ہی نہیں ہے پھر تو یہی بیوروکریسی کام کرتی رہے۔ ماشاءاللہ ہم 75 سال سے دیکھ اور سُن رہے ہیں کہ ہمارے آرمی چیف نے یہ کر دیا، ہمارے آرمی چیف نے وہ کر دیا۔ اگر آرمی چیف نے ہی بجٹ بنانا ہے اور باہر کے ملک سے پیسے لے کر آنے ہیں تو آپ کے وزیر اعظم کا کیا فائدہ، آپ کی وزارتوں کا کیا فائدہ؟ ہمارے چیف آف آرمی سٹاف اس ملک کا دفاع کر رہے ہیں یہ بہت اچھی بات ہے اُن کا حق ہے لیکن یہ اُن کا کام نہیں ہے کہ وہ ہماری عوام کے لئے پیسے اکٹھے کرتے پھریں۔ یہ آپ کا کام ہے، اِن نمائندوں کا کام ہے اور وزیر اعظم کا کام ہے۔ سوچئے، خدارا سوچئے اِس لڑائی کو ختم کیجئے اور اگر عوام نے آپ کو چُن کر اِدھر بھیجا ہے تو عوام کے لئے کام کیجئے نہ کہ دوسروں کے لکھے ہوئے بجٹ اِدھر آ کر پڑھتے رہیں۔ اگر آج اس پر ہوش کے ناخن نہ لئے گئے، اس بات کو چھوڑ دیں جیسے کل سے ٹی وی پر بڑا اچل رہا ہے کہ ڈونلڈ لو نے یہ کہہ دیا، ڈونلڈ لو نے وہ کہہ دیا۔ او اللہ کے بندو ڈونلڈ لو نے جو کہا ہے پہلے مجھے آپ یہ بتائیں کہ یہ جو اُدھر دوست بیٹھے ہوئے ہیں کیا یہ مانیں گے کہ ہم الیکشن چوری کر کے یہاں آئے ہیں؟ یہ سب بہنیں بیٹھی ہیں، بھائی بیٹھے ہیں کیا یہ کہہ دیں گے کہ ہم یہاں چوری سے آئے ہیں اور ہم نے ووٹ چوری کئے ہیں؟ جب یہ نہیں مانیں گے تو ڈونلڈ لو کیسے مان جائے گا کہ ہم نے پاکستان میں regime change کی ہے؟ کیا ایک چور خود کہے گا کہ میں چور ہوں؟ یہ ایسے ہی تقریریں کر رہے ہیں، یہ بھی نہیں سوچتے کہ ہم نے عمران خان کو کس چیز کی سزا دی ہوئی ہے، ذرا یہ تو مجھے بتا دیں۔ میں آخری بات چھوٹی سی کروں گا۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! آپ میری بات سنیں۔۔۔ (شور و غل)

میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ڈوگر صاحب! میں آپ کی تقریر کے کچھ الفاظ، آپ کو پتا ہے کہ آپ کے اوپر کچھ حدود و قیود ہیں جن کو آپ اس floor پر کھڑے ہو کر۔۔۔

جناب بشارت علی: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ جب میں بات کر رہا ہوں تو آپ بول نہیں سکتے، آپ نے مجھے سننا ہے اور یہ بھی آپ پر پابندی ہے۔ گزارش ہے کہ اِن کی تقریر کے کچھ حصے ایسے ہیں جن کو میں sift کر کے اُن کو کارروائی سے expunge کروں گا۔ اب آپ اپنی بات کو conclude کریں۔

جناب بشارت علی: جناب سپیکر! میری ایک بہن نے کہا ہے کہ اِدھر تین گھنٹے ہمارے قائد گولی کھانے کے بعد بیٹھے رہے۔ وہ پاکستان میں بیٹھے رہے، لاہور میں بیٹھے رہے وہ لندن تو نہیں بیٹھے رہے۔ وہ تین گھنٹے نہیں بلکہ چار چار سال لندن بیٹھے رہے۔ ہماری جائیدادیں بیرون ملک تو کیا اس ملک میں بھی نہیں ہیں۔ میری بہن ان الفاظ کو own کرتی ہیں۔ ویسے ہم پاکستانی شہری نہیں ہیں، پاکستان کا قانون ہم پر لاگو نہیں ہے لیکن آج جب دوبارہ گورنمنٹ اُن کی آتی ہے تو پاکستان اُن کا ہو گیا۔ آج کہتے ہیں کہ پاکستان ہمارا ہے۔ یہ بڑی باتیں ہیں، سوچنے کی باتیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ ڈوگر صاحب! آپ اپنے ٹائم سے کافی آگے چلے گئے ہیں۔

جناب بشارت علی: جناب سپیکر! میں نے صرف دو چیزیں بجٹ کے بارے میں بتانی ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، wind up کریں۔

جناب بشارت علی: جناب سپیکر! ایک چیز یہ ہے کہ میرے حلقہ PP-111 فیصل آباد میں وزارت ہاؤسنگ نے ایک سکیم شروع کی جس کا نام "چنگا پانی" تھا۔ یہ 2011 کی سکیم ہے اور 45 کروڑ روپیہ واسا فیصل آباد کو گیا۔ اس سکیم کے تین فیز بنے تھے۔ یقین کریں کہ صرف فیز-1 پر تھوڑا سا کام ہوا ہے اس کے علاوہ کچھ پتا نہیں کہ وہ 45 کروڑ کہاں ہے؟ عوام کو اس کی سہولت نہیں ملی۔ میں نے ایک تحریک بھی جمع کروائی ہے اگر آپ کی ٹیبل پر آجائے تو اس پر ضرور بات کیجئے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں صرف اپنے علاقے کی نہیں بلکہ پورے پنجاب کی بات کرنے لگا ہوں۔ ایک اہم چیز جو میں نے محسوس کی ہے وہ میرے علاقے میں بہت زیادہ ہے باقی دوستوں کے علاقوں میں بھی ہو گی۔ جن علاقوں سے سوئی گیس کی baseline گزرتی ہے اس کے ارد گرد بہت زیادہ آبادیاں بن گئی ہیں۔ غریب لوگ ہیں انہیں سستے والے پلاٹ مل جاتے ہیں اُدھر آ کر وہ کالونیوں میں رہائش رکھ لیتے ہیں اور وہ لوگوں سوئی گیس کی baseline کے دونوں اطراف یعنی ارد گرد رہتے ہیں۔ نہ

سیوریج ہے، نہ گیس ہے اور نہ ہی بجلی ہے اور وہ ایسے رہ رہے ہیں، وہ جگہ جانوروں کے رہنے کے قابل نہیں ہے اور پانی کے جوہڑ بنے ہوئے ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ PP-111 میں 6 کلومیٹر کا جو baseline کا علاقہ ہے اس کے اردگرد جو آبادی ہے وہ لاکھوں کی تعداد میں ہے ان کا سیوریج کا انتظام کیا جائے اور اس baseline پر اور کچھ نہیں تو کم از کم ٹف ٹائیل وغیرہ جیسی چیز بن جائے تاکہ لوگوں کی وہاں سے گزرگاہ بن جائے۔

جناب سپیکر! میری آخری بات یہ ہے کہ میرے حلقہ کے علاقے میں کرسچن کمیونٹی بہت زیادہ ہے اور کل ایک دوست نے کہا ہے کہ میں شکر گزار ہوں کہ حکومت نے کرسچن کمیونٹی کے لئے دس کروڑ روپیہ کا بجٹ رکھا تو میں کہتا ہوں کہ کرسچن کمیونٹی کے لئے دس ارب روپے رکھنا چاہئے۔ میرے علاقے میں ان کے جتنے churches ہیں وہ پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ان کے بہت زیادہ بُرے حالات ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اس کے بعد میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ یہ بات درست ہے اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ بہت سارے معزز اراکین کرسچن کمیونٹی کے marginalize ہونے پر بڑی تشویش کا اظہار کر رہے ہیں، ان کے بڑے serious issues ہیں اور ان کی living conditions unexplainable ہیں تو منسٹر صاحب! please آپ ذرا ان کو دیکھیں۔ جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ابھی فاضل رکن نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ تمام معزز اراکین نے بجٹ پر اور اپنی اپنی سیاسی وابستگی کے حوالے سے بھی اس ہاؤس میں اپنے points raise کر رہے ہیں اور اِدھر سے اُس کا جواب بھی دیا جا رہا ہے۔ یہ بالکل درست process ہے لیکن فاضل رکن نے اپنی تقریر میں ایک ایسے issue کو touch کیا ہے جو روائتی طور پر PTI کا طرۂ امتیاز ہے اور وہ ہے اسلامی ٹچ، آج انہوں نے ایک انتہائی حساس موضوع کو بڑی آسانی سے اس floor پر رکھ دیا ہے اور عورت کی حکمرانی کے سوال کو نئے سرے سے اٹھایا ہے۔ یہ ایسا issue نہیں ہے کہ جس پر ایک فاضل رکن sweeping statement دے، پورا ہاؤس

خاموشی سے اُسے سنے اور اس پر کوئی بات نہ کرے۔ ہم اسلامی ٹچ دینے کی روایت کو دیکھ چکے ہیں اور اس کا خمیازہ معاشرے نے بھی بھگتا ہے۔ میں سیاست پر بات نہیں کر رہا اور نہ ہی کسی پارٹی کی بات کر رہا ہوں۔ یہ اسلامی ٹچ دینے کی جو روش ہے وہ ہمارے معاشرے کو کس طرف لے کر جا رہی ہے؟ میں بھی اس debate میں نہیں پڑنا چاہتا کہ اسلام میں عورت کی حکمرانی جائز ہے یا نہیں ہے۔ صرف میں فاضل رکن کو یہ کہوں گا کہ اگر ان کو اعتراض ہے، ماضی میں بہت سارے لوگوں کو اعتراض رہا اور وہ سیدھے اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس گئے۔ وہ ساری debate جو اسلامی نظریاتی کونسل کے فورم پر ہوئی فاضل رکن اس کو پڑھ لے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس میں اس issue پر debate رکھ لیں لیکن میرا آخری سوال لیڈر آف دی اپوزیشن سے ہے کہ کیا یہ فاضل رکن نے جو بات کی کہ اسلام میں عورت کی حکمرانی جائز نہیں ہے تو کیا یہ فاضل رکن کے ذاتی خیالات ہیں یا وہ گوئی ہے یا یہ PTI کی official position ہے؟ اس بارے میں مجھے لیڈر آف اپوزیشن سے وضاحت چاہئے کہ اگر یہ پارٹی کا نقطہ نظر ہے تو ہم بھی اس بارے میں تیاری کے ساتھ آئیں اور آپ بجٹ سیشن کے بعد اس پر debate رکھ لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ چونکہ بجٹ سیشن ہو رہا ہے۔ اگر یہ عمران خان صاحب کا نقطہ نظر ہے اور اگر یہ تحریک انصاف کا نقطہ نظر ہے جو فاضل دوست نے کہا ہے۔ یہ ہمیں اور معزز ایوان کو آگاہ کریں اور میری آپ سے بھی پُرزور گزارش ہو گی کہ بجٹ سیشن کے بعد اس پر معزز ایوان کے اندر ایک زور دار debate ہونی چاہئے۔ یہ issue نہ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کا ہے اور نہ ہی مریم نواز شریف صاحبہ کا ہے۔ یہ issue پاکستان کی آدھی آبادی کا ہے جو خواتین کی آبادی ہے جو اپنے اپنے شعبوں میں قیادت کر رہی ہیں جو کہیں ملازمت کر رہی ہیں اور اپنے اپنے شعبے کو lead کر رہی ہیں اور کہیں سیاست کے اندر اپنے اپنے شعبوں کو lead کر رہی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بات اس ہاؤس کے اندر طے ہونی چاہئے۔ مجھے ان کے نقطہ نظر سے اختلاف ہو سکتا ہے اور ان کو اپنی بات کہنا کا پورا حق ہے لیکن اس کو کوئی پارٹی own تو کرے۔ وہ ایک پارٹی کے رکن ہیں۔ اس طرح نہیں ہے کہ وہ بات کر کے چلے جائیں اور اس ہاؤس میں اس پر بات نہ ہو۔ میں آپ سے بالخصوص یہ توقع رکھتا ہوں کہ ہم اس issue کو ایسے نہیں جانے دیں گے۔ یہ کوئی ٹرک نہیں ہے جس پر عمران خان صاحب کھڑے ہوں اور کان میں جناب محمد قاسم خان سوری کہہ

دے کہ ذرا اس کو اسلامی touch دے دیں۔ یہ کوئی ٹرک نہیں ہے یہ پنجاب اسمبلی ہے۔ یہاں پر بات کریں گے دلیل کے ساتھ اور منطق کے ساتھ، بس میری یہی درخواست ہے کہ PTI کی طرف سے اس کی وضاحت آنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب سمیع اللہ خان! Thank you very much. Honestly speaking , I was expecting and looking around on both sides میں نے جس پر کہا کہ کچھ الفاظ جناب بشارت علی ڈوگر نے ایسے کہے ہیں I have to expunge them afterward وہ بڑے ذہین ہیں انہوں نے بڑے وثوق کے ساتھ کہا ہے، کیونکہ حدیث کا مجموعہ بڑا وسیع ہے۔ ہر شخص اس کا حافظ نہیں ہو سکتا اور ہر شخص کے مشاہدے میں ان کے ضعیف یا مستند ہونے کی تصدیق بھی نہیں کی جاسکتی۔ in any case انہوں نے جس طرح سے یہ بات کی تو میں نے to probe in کہ اس کو دیکھا جائے، انہوں نے اپنی تقریر شروع کی اور حدیث نبوی ﷺ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح حدیث ہے اور میں نے یہ لکھ کر رکھی کہ، "تباہ ہو گئی ہیں وہ قومیں جنہوں نے ایک عورت کو حکمران چنا"۔ for me honestly speaking اس کی rationale یا کسی موضوع پر بات کرنے سے پہلے اس کی سند کی تصدیق کرنا بڑی لازم تھی کہ کہاں سے ہے اور کس source سے ہے بہر حال آپ نے جو نکتہ اٹھایا یہ بڑی معقول بات ہے اور یہ لازم ہے کہ آپ یہ سوال پوچھیں۔ آپ کو پتا ہے کہ general discussion میں for a person like me جو اس کو چیئر کر رہا ہے میں کبھی during the discussion پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت نہ دیتا لیکن I know it کہ آپ یہ بات کریں گے۔ آپ اسمبلی کے ایک پرانے رکن آرہے ہیں، آپ کے کریڈٹ پر پانچ سے چھ اسمبلی ہیں اور آپ کی بڑی participation ہوتی ہے تو I would appreciate اگر جناب احمد خان بھچر اس پر اپنا مؤقف دیں تو بڑا اچھا ہو گا۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو اپنے بھائی کی اس بات کو آگے بڑھاؤں گا کہ ہر بندے کے اپنے جذبات ہوتے ہیں۔ یہاں پر اس ہاؤس میں ہر بندہ اپنی اپنی معلومات کے مطابق اپنی ذاتی رائے بھی دیتا ہے۔ آپ یہ جانتے ہیں کہ ان چیزوں پر ہر بندے

کی اپنی individual رائے ہوتی ہے اُدھر اُس sides سے بھی کئی دفعہ بڑی بڑی سخت ذاتی رائے آتی ہے تو ہم یہ کہنا شروع کر دیں کہ یہ پارٹی کا مؤقف ہے تو یہ بتائیں کہ۔۔۔

وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر): جناب احمد خان صاحب! آپ پارٹی کا مؤقف بیان کریں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): سندھو صاحب! میں اس طرف آ رہا ہوں لیکن آج سے 30،35 سال پہلے یہ مسئلہ بھی آپ کے لیڈر نے سب سے پہلے اٹھایا تھا لیکن میں اس context میں یہ بات نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر! آپ نے جس طرح اس حدیث شریف کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس کو ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کس حد تک مستند ہے تو اس کو دیکھنا چاہئے۔ میرے خیال میں آپ ہمارے معزز رکن صاحب کی بات کو شاید اُس وقت سن نہیں سکے جب آپ نے کہا کہ ہم کچھ الفاظ حذف کرتے ہیں تو انہوں نے ساتھ ہی کہہ دیا کہ آپ یہ حذف کر دیں تو میرے خیال میں جب انہوں نے یہ بات کہہ دی ہے تو یہ معاملہ ختم ہو گیا۔

جناب سپیکر: یہ بات clear ہو گئی ہے اب جیسے لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہہ دیا ہے کہ یہ ان کی ذاتی رائے ہے۔ بہر کیف we leave this subject for a day جس پر اگر کبھی بات ہو گی تو دیکھتے ہیں۔ جناب عمانوائیل اطہر!

جناب عمانوائیل اطہر: جناب سپیکر! باپ اور بیٹے روح القدوس کے نام سے آمین۔

وہ اور ہونگے جو بنیں گے تیری صبح کے چراغ
اے وطن ہم تو تیری راتوں کا اجالا ہوں گے

جناب سپیکر! کوئی بھی حکومت جب بجٹ پیش کرتی ہے تو وہ یہ نہیں چاہتی کہ اپنے محسنوں پر ظلم کرے تو پنجاب حکومت نے قائد جدوجہد محترمہ مریم نواز کی سربراہی میں یہ عوامی بجٹ پیش کیا ہے جس میں انہوں نے اقلیتوں کو بھی تسلی بخش بجٹ دیا ہے اور خصوصی طور پر ایسٹر کے لئے 10 کروڑ روپے مسیحوں کو دیئے ہیں میں پنجاب کے تمام مسیحوں کی طرف سے قائد جدوجہد کو بہترین بجٹ

پیش کرنے پر اور پنجاب کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ بننے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے بعد اگر پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کو کسی نے حقوق دیئے ہیں تو وہ میاں محمد نواز شریف ہیں انہوں نے ہمارے مسیح راہنماؤں کو بہت بڑی بڑی وزارتیں دے کر اقلیت اور اکثریت کا جو فرق تھا وہ ختم کر دیا ہے۔ میں چند گزارشات آپ کی وساطت سے اس مقدس ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اقلیتوں کے خلاف جو امتیازی قوانین ہیں وہ ختم کئے جائیں، بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دیا جائے، جبری تبدیلی مذہب کے لئے مناسب قانون سازی کی جائے، مسیح مشنری اداروں کا تحفظ کیا جائے اور سینٹری ورکرز کو مستقل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارا ایک بہت دیرینہ مسئلہ ہے جو پوری دنیا میں پہچانا جاتا ہے فیصل آباد میں New Convent School System ہے جو تقدس مابشپ افتخار اندریاس صاحب run کر رہے ہیں پچھلی حکومت میں بھی بہت زور لگایا گیا کہ اس کو ختم کیا جائے لیکن ابھی تک مسئلہ حل نہیں ہوا وہ پورے پاکستان کی بدنامی کا سبب بنا ہوا ہے کہ ہمارے 15 سو بچے اُس سکول سسٹم میں پڑھ رہے ہیں لیکن اُن میں گندے کنویں بنا دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے students بچے اور بچیاں بیمار ہو رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ فوری طور پر اس مسئلہ کو دیکھا جائے کیونکہ پچھلی حکومتوں میں بھی بڑا زور لگایا گیا اب وہ بچے وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ وہ خود آ کر ہمارے حالات کو دیکھیں واقعہ کو جانیں اور فوری طور پر یہ گندے کنویں بند کروائے جائیں۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کرنا چاہتا ہوں کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں سب سے بڑی مسیح آبادی فرانسیس آباد 50 ہزار افراد کی آبادی ہے وہاں بچوں کے لئے گورنمنٹ سکول نہیں ہے وہاں کوئی ڈسپنسری نہیں ہے تو میں چاہوں گا کہ وہاں پر فوری طور پر قبرستان، ڈسپنسری اور سکول بنایا جائے ۔ میرا گاؤں مریم آباد ہے وہاں ایشیا کا سب سے بڑا مسیح اجتماع ہوتا ہے جہاں 15 لاکھ افراد اُس اجتماع میں شرکت کرتے ہیں مقدسہ مریم کے نام پر وہ اجتماع ہوتا ہے پوری دُنیا کے لوگ وہاں آتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ وہاں پر قومی زیارت گاہ کے نام سے interchange بنایا جائے۔ جس طرح قیام پاکستان کے وقت مسیحوں نے اس ملک کو بنانے کے

لئے بچانے کے لئے اپنا عملی جامہ اور ٹھوس کردار ادا کیا، آج ہم سب بھی جتنے یہ ہمارے مسیح لیڈران بیٹھے ہیں ہم اپنے مسیح لیڈروں کی تلقید کرتے ہوئے اپنے ملک کو بچائیں گے اور خدا نہ کرے ہمارے ملک پر کوئی مصیبت آئے کوئی میلی آنکھ سے دیکھے تو ہم اپنی فوج کے ساتھ مل کر اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور اپنی قائد محترمہ مریم نواز کے ساتھ مل کر کہیں گے کہ:

تو نے جب بھی پکارا ہمیں اے وطن
تیرے گلشن کو پھر سے سجائے گے ہم
اے وطن تو نے پکارا تو لہو کھول اٹھا
تیرے بیٹے تیرے جانباز چلے آتے ہیں

جناب سپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں ہمارے جو سینٹری ورکرز ہیں وہ دن رات اس ملک کی صفائی کے لئے کام کرتے ہیں۔ کل پرسوں ہمارے ایک سینٹری ورکر آصف مسیح کو گوجرانوالہ کی عدالت کے احاطہ میں بڑا مارا پیٹا زدوکوب کیا گیا یہ اُس سینٹری ورکر کے ساتھ بڑی زیادتی ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ فوری طور پر اُس کا نوٹس لیں اور کمیٹی بنائیں اُس کو انصاف دلائیں God bless all of you.

جناب سپیکر: Thank you very much جی، اب ندیم صادق ڈوگر صاحب!

جناب ندیم صادق ڈوگر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں پر بجٹ بحث جاری ہے تو معزز فنانس منسٹر نے بجٹ پیش کیا ہے بجٹ کی صداقت یا عوام سے مخلص پن کا اس سے بہتر کیسے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اُس کا پہلا فقرہ جب انہوں نے پڑھنا شروع کیا تو وہ یہ تھا کہ الحمدللہ پنجاب کی عوام نے 8-فروری کو ہمیں پاکستان مسلم لیگ (ن) کو واضح mandate دیا، رمضان المبارک کا مہینہ ہے ان میں سے کوئی بندہ on oath آکر یہ کہہ دے کہ پنجاب کی عوام نے واقع ہی واضح مینڈیٹ دیا ہے تو میں مان لوں گا کہ یہ بات ٹھیک تھی اگر اُس کا start ہی یہ تھا تو اُس کے اگلے والے فقرے دیکھ لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ عوام کی بہتری، عوام کی خدمت یہ سارا الفاظ کا گورکھ دھندا ہے۔ جو پہلے بھی ہو تا رہا ہے اس دفعہ بھی ہوا کس کس شعبہ کی بات کروں یہاں صحت کی بات کی گئی، Air-Ambulances کی بات کی گئی تو گزارش یہ ہے کہ میرا فیصل آباد شہر سے

تعلق ہے فیصل آباد شہر پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے ہمارا علاقہ posh area پیپلز کالونی مدینہ ٹاؤن کا area ہے وہاں پر جو دو سرکاری ڈسپنسریاں تھیں وہاں سے ڈاکٹر واپس بلا لئے گئے ہیں صحت کے ساتھ ان کا اتنا خیال ہے کہ جو Air-Ambulance کی بات کرتے ہیں پورا علاقہ، پورے فیصل آباد شہر میں صرف ایک سرکاری ہسپتال ہے، پورا علاقہ مدینہ ٹاؤن پیپلز کالونی میں ایک سرکاری ہسپتال نہیں ہے، ڈسپنسری تھی وہاں سے ڈاکٹر کو واپس بلا لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ جو بنیادی مسائل ہیں بنیادی ضروریات ہیں پہلے وہ تو پورا کر لیں Air-Ambulance کی ضرورت نہیں ہے بنیادی سہولیات کم از کم سٹاف تو پورا کر لیں۔ تعلیم کی بات کر رہے ہیں، ہمارے ایریا میں کوئی سرکاری ہائی سکول نہیں ہے میرے بھائی جو جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں یا جو دوست کہتے ہیں کہ ہمارا دیہی علاقوں سے تعلق ہے میں فیصل آباد شہر کی بات کر رہا ہوں پورا علاقہ مدینہ ٹاؤن، پی پی۔113 میں کوئی سرکاری ہائی سکول نہیں ہے، پرائمری سکولز ہیں پورے علاقہ میں قبرستان کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہاں پر ہم exhaust ہونے کے لئے آتے ہیں، ہم بات کریں گے seriousness کی یہ صورتحال ہے جو Treasury Benches پر معزز اراکین بیٹھے ہوئے ہیں آپ ان کو دیکھ لیں سوائے ایک دو کے کوئی elected نمائندہ یہاں پر نہیں بیٹھا ہوا جنہوں نے عوام کے ووٹ لئے ہیں عوام کا اتنا فکر ہے یہ میری بہنیں، میری مائیں جو special seats پر آئی ہیں یا ہمارے مسیح بھائی ہیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں یا فنانس منسٹر جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن بیٹھے ہوئے ہیں عوام کے ساتھ ان کی ہمدردی کا یہ عالم ہے ہم بھی exhaust ہونے کے لئے یہاں پر ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے پتا ہے ہماری باتوں کے لئے صرف ٹائم دیکھا جائے گا کہ پانچ یا سات منٹ ہوئے ہیں اُس کے بعد کہا جائے گا ٹھیک ہے that's over لیکن law and order کی بات کریں میں خدا کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں most of the people کسی کی bike snatch ہو جاتی ہے کسی کا mobile snatch ہو جاتا ہے کوئی بندہ کال کر کے تھانے تک جانے کے لئے اپنا ٹائم ضائع نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اُن کو پتا ہے یہ routine کا حصہ ہے کسی کو یہ confirm ہی نہیں ہے کہ ہماری FIR ہو گی تو ہماری recovery ہو جائے گی یا نہیں ہو گی۔ محکمہ پولیس کے فنڈز کی بات کی گئی ہے ٹھیک ہے فنڈز دیں لیکن اگر funding اس بات پر کی جا رہی ہے کہ جو پاکستان تحریک انصاف کا نام لینا والا ہے اُس کو پکڑ لیں جو ان کے خلاف بات کرتا ہے اُس کو پکڑ لیں۔

law and orderکی بہت سنگین صورتحال ہے کہ,mobile snatching, bike snatching ڈکیتی اور راہزنی یہroutineکی بات ہے۔ میں اپنے حلقے کی بات کروں تو ایک دن میں پندرہ، پندرہ اور بیس بیس وارداتوں کیwirelessچلتی ہے، آپ بے شک اس بابت متعلقہ پولیس افسران کو بُلا کر پوچھ لیں اور میں آپ کو یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کوئی ایکrecoveryبھی ابھی تک نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر!لوکل گورنمنٹ ڈویلپمنٹ کی بات ابھی یہاں پر میری بہن کر رہی تھی کہ لوکل گورنمنٹ کے الیکشن نہیں کروائے تو ان کو اپنی تاریخ ٹھیک کر لینی چاہئے کیونکہ لوکل گورنمنٹ کے الیکشن آپ کی حکومت جب بھی اقتدار میں آئی ہے تو انہوں نے بلدیاتی الیکشن 2015 بھی سپریم کورٹ کے حکم پر کروائے ہیں کیونکہ میں خود تین مرتبہ بلدیاتی نمائندہ رہ چکا ہوں۔ آپ کی گورنمنٹ تو بلدیاتی اداروں کوempowerکرنے کے حق میں ہی نہیں ہے۔ یہ ہماری پارٹی، ہمارا قائد ہی تھا جو کہتا تھا کہ بلدیاتی اداروں کوempowerکرنا چاہئے کیونکہ بلدیاتی اداروں کا ہی کام ہے کہ عوام کوbasic facilities provideکریں۔KPKمیں سب سے اچھا بلدیاتی نظام پاکستان تحریک انصاف نے دیا تھا۔ میں تنقید برائے تنقید نہیں کروں گا کیونکہ ابھی یہاں میرے بھائی نے بڑی جذباتی باتیں کی ہیں لیکن انہوں نے بات شروع کرنے سے پہلے کہا تھا کہ ہم اقلیتوں کے لئے آواز اٹھاتے رہیں گے، تو میں ان سب بھائیوں کو جو تنقید برائے تنقید کرتے ہیں ان کو یہmessageدیتا ہوں کہ:

رشتہ دیوار و دَر تیرا بھی ہے میرا بھی ہے
مت گرا اس کو یہ گھر تیرا بھی میرا بھی ہے
اور کچھ تو ہم اپنے ضمیروں سے بھی مشورہ کر لیں
رہبر اگرچہ محترم تیرا بھی ہے میرا بھی ہے
اور نہ لڑیں ہم آپس میں ایک ایک سنگ میل پر
اس میں نقصان سفر تیرا بھی ہے میرا بھی ہے
اور کل جن کو کھا گئی ناگہاں فسادوں کی سلیب
ان میں ایک نور نظر تیرا بھی ہے میرا بھی ہے

جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ کے حوالے سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے میں جتنی باتیں point out کر رہا ہوں کسی ایک بات پر کوئی response مل جائے تاکہ میں کل کو یہ کہہ سکوں کہ میں نے on the floor of the House بات کی تھی تو آج مجھے اس کا یہ response مل گیا ہے۔ میرے بھائی رضی اللہ خان صاحب تو لودھراں یا کہروڑ پکا کی بات کر رہے تھے لیکن میں فیصل آباد کے posh areas کی بات کر رہا ہوں کہ محکمہ واسا، فیصل آباد کی بہت ابتر صورتحال ہے۔ اگر واسا کے محکمے کو کہیں کہ سیوریج ٹھیک کر دیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، ہمارے پاس گٹروں کے ڈھکن کے لئے پیسے نہیں ہیں تو اگر آپ نے پیسے مختص ہی کرنے ہیں تو ان کاموں کے لئے کیجئے۔ PHA میں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! میں بس اپنی speech wind up کر رہا ہوں۔ PHA میں 700 ملازمین daily wages والوں کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے کیونکہ شاید ان کا قصور یہ تھا کہ وہ پچھلے دور حکومت میں بھرتی ہوئے تھے۔ ٹھیک ہے ان کو فارغ کر دیں لیکن بے روزگار عوام کو روزگار دینے کی کوشش کریں۔ براہ کرم جو غریب غرباء ہیں اور جو بے روزگار ہیں اور روزگار نہ ہونے کی وجہ سے گھروں میں بیٹھے ہیں اور بے روزگاری سے تنگ آکر خودکشیاں کر رہے ہیں ان کے لئے بھی کچھ کریں۔ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال بہتر کرنے کے لئے میں یہ کہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! آپ بے روزگاری ختم کر دیں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خود بخود ٹھیک ہو جائے گی اور street crimes بھی ختم ہو جائیں گے۔ Practically خدا کے لئے کوئی ایسا کام کیا جائے جس سے عوام کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام کو direct کوئی فائدہ مل جائے۔ براہ کرم یہ بجٹ کا جو زبانی جمع خرچ ہے اس کو نکال کر practically عوام کے فائدے کے لئے بھی کچھ کام کر لیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے۔۔۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ میری ایک سیکنڈ بات سنیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: We have just left seven to eight minutes پھر یا تو time extend کرنا پڑے گا کیونکہ آج لوگوں کا روزہ بھی ہے اور آج جمعہ کا دن بھی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! یہ آج کے دن پوائنٹ آف آرڈر پر کیسے بات کر سکتی ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں میں نے پوائنٹ آف آرڈر رانا شہباز صاحب کو بھی دیا تھا کیونکہ ان کی بات بھی important تھی۔ میں نے صبح پوائنٹ آف آرڈر رانا آفتاب صاحب کو بھی دیا and this is not acceptable کہ آپ Chair کے conduct پر اس طرح سے اعتراض کریں۔ میں نے دو point of orders آپ کو دیئے ہیں اور دو point of orders ان کو دیئے ہیں, and I am trying to balance both sides میاں اعجاز شفیع صاحب پتا نہیں کس بات پر غصے میں ہیں اور شدید غصے میں ہیں۔ مجھے یہی بات آپ پیار سے کہیں تو میں آپ کی بات کو زیادہ سنوں گا۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کیونکہ میں کل اور آج کا واقعہ بھی دیکھ رہی ہوں کہ اپوزیشن بنچز کی طرف سے مسلسل خواتین کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، میں آپ کی بات کو ٹوک رہا ہوں۔ آپ ایک سیکنڈ میری بات سن لیں۔ میرے چیمبر میں یہ چیز settle ہو گئی ہے دونوں اطراف سے معزز اراکین اکٹھے ہوئے ہیں آپ اس وقت موجود نہیں تھیں، پھر رانا صاحب نے آ کر اس behalf پر apologize بھی کیا ہے اس وقت بھی آپ شاید موجود نہیں تھیں تو میرا خیال ہے کہ there is no need to raise this point again لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ابھی ڈوگر صاحب نے بات کی ہے کہ یہ special seats پر آنے والی خواتین اِدھر بیٹھی ہوئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! دیکھیں آپ اس کو کسی اور context میں نہ لیں لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔
You should think in the right context

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ہمارا حق بھی بنتا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: Please no cross talk. Let me address دیکھیں آپ جو کہہ رہی ہیں آپ کی بات اس حد تک ٹھیک ہے کہ معزز رکن نے یہ بات کرتے ہوئے اس انداز میں کہی کہ reserved seats پر آنی والی خواتین اراکین بیٹھی ہوئی elected members کی seats پر ہیں اور جو معزز اراکین direct vote لے کر آئے ہیں وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں تو یہ بات objectionable ہے it should not have been said لیکن میری آپ سے درخواست ہے کہ کارروائی کو چلنے دیں you have raised your point. Please be careful in future. آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں members please be careful in the future بس اب آپ محترمہ تشریف رکھیں۔ اب میرے پاس جو لسٹ موجود ہے اس میں 4 سے 5 اراکین کے نام ہیں، جن میں سے 2 اراکین حکومتی بنچز اور 3 اراکین اپوزیشن بنچز کی طرف سے ہیں تو I will confine myself to one speaker each کیونکہ میں اس بحث کو 4 بجے تک conclude کرنا چاہ رہا ہوں۔ I would request کہ وقت کا خیال کرتے ہوئے we have to close it by 4o'clock. تو آپ اپنی بات کو محدود رکھیں گے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ ٹائم بڑھا دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ صبح سے کارروائی چل رہی ہے and we have extended it three times تو کیا بقیہ معزز اراکین کو Monday والے دن بات کرنے کا موقع نہ دے دیں؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے بقیہ معزز اراکین Monday والے دن بات کر لیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک اور بات کر لوں۔ رانا صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی جو کہ میرے خیال میں بہت pertinent point of order rules سے متعلقہ اور administration of oath

سے متعلق تھا اور ان کا رولز آف پروسیجر میں پوائنٹ آف آرڈر کا اصل مدعا ہے کہ اگر ہاؤس کی کارروائی رولز آف پروسیجر اور آئین کے مطابق نہ چل رہی ہو تو کوئی بھی معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر کے ساتھ اس پر بات کر سکتا ہے کہ رولز کو observe نہیں کیا جا رہا اور ہاؤس کو آرڈر میں لانے کے لئے وہ point raise کرتے ہیں تو یہ پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے۔ رانا آفتاب خان کا پوائنٹ آف آرڈر بہت correct تھا وہ یہ کہہ رہے تھے کہ (38) Rule میں یہ درج ہے کہ آپ نے اپیل کا time to the member who has been administered oath and for some reason ان کو de seat کر دیا جاتا ہے تو ان کو اپیل کا ٹائم دینے کے لئے اتنا وقت دینا ہو گا تو اس پر میں نے ایک ruling pass کی تھی for the convenience of the House it will take three to four minutes to read تو میں یہ سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ یہ کاپی پہلے آپ رانا آفتاب صاحب کو دے دیں گے I will announce it when we will have time in the House تو ابھی اس کی signed copy رانا آفتاب صاحب کو دے دیں and we will announce it in the House on the day when we will have the time and we are running short of time تو اب ہمیں time extend کرنا پڑے گا۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 25۔مارچ 2024 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔